ماہنامہ نصرۃ العلوم، جنوری ۲۰۲۳ء

[جلد ۲۸، شمارہ ۱]

::: فہرست :::

عنوانات	رشحات قلم	صفحہ
۱۔ حالات وواقعات	مولانا زاہد الراشدی	۲
۲۔ فلاح کے تین اصول	مولانا صوفی عبد الحمید خان سواتیؒ	۵
۳۔ شوقِ مطالعہ	مولانا محمد فیاض خان سواتی	۱۴
۴۔ تحفظ ختم نبوت کی جدوجہد کے ناگزیر تقاضے	مولانا زاہد الراشدی	۱۷
۵۔ تربیت اولاد اور اسلامی اسلوب	مولانا محمد طارق نعمان	۲۳
۶۔ حضرت لقمان حکیمؒ کی اپنے بیٹے کو نصیحتیں (۲)	مولانا محمد فیاض خان سواتی	۳۰
۷۔ خاطرات	مولانا محمد فیاض خان سواتی	۴۰
۸۔ وفیات	مولانا محمد فیاض خان سواتی	۴۹
۹۔ ماہنامہ نصرۃ العلوم کی اٹھائیسویں جلد کا آغاز	مولانا محمد فیاض خان سواتی	۵۰

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حالات وواقعات

مولانا زاہد الراشدی
شیخ الحدیث جامعہ نصرۃ العلوم

ویلفیئر اسٹیٹ، بچوں کا وظیفہ اور حضرت عمرؓ

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات مبارکہ میں عملاً یہ ماحول بنا دیا تھا کہ بیت المال شہریوں کی ضروریات کا کفیل ہوتا تھا۔ معذوروں، بیروزگاروں اور مقروضوں کو تعاون ملتا تھا، جو آدمی اپنا خرچہ پورا نہیں کر سکتا یا جو آدمی اپنا قرض ادا نہیں کر سکتا یا معذور یا بے روزگار ہوتا تو بیت المال اس سے تعاون کرتا تھا۔ اسے آج کی دنیا میں ویلفیئر سٹیٹ اور رفاہی ریاست کہتے ہیں۔

آج مختلف ممالک میں چائلڈ الاونس یعنی بچہ پیدا ہونے پر وظیفہ جاری کیا جاتا ہے، یورپی ممالک میں برطانیہ، ناروے اور ڈنمارک وغیرہ میں چائلڈ الاؤنس دیا جاتا ہے۔ بچہ پیدا ہوا ہے تو ظاہر بات ہے کہ گھر کا خرچہ بڑھ گیا ہے تو حکومت کی طرف سے اس کو اس بچے کا وظیفہ ملتا ہے، اس الاؤنس کا آغاز حضرت عمرؓ نے کیا تھا۔ حضرت عمرؓ نے یہ قانون نافذ کر رکھا تھا کہ جو بھی ملک کا شہری ہے جس کے ہاں بچہ پیدا ہو تو بچے کے لیے وظیفہ مقرر تھا۔ لیکن ضابطہ یہ تھا کہ جب بچہ ماں کا دودھ چھوڑنے کے بعد خوراک شروع کر دیتا تو اس کا وظیفہ لگ جاتا تھا۔ بچے کے لیے دودھ وغیرہ کے اخراجات برداشت کرنا بڑا مسئلہ ہوتا ہے اس لیے بچے کا بیت المال سے وظیفہ مقرر تھا۔ لیکن اس وقت جب ماں کا دودھ چھوڑ کر بچے کو الگ خوراک کی ضرورت ہوگی تو چونکہ گھر میں ایک اور فرد کا اضافہ ہو گیا ہے اور خرچہ بڑھ گیا ہے تب بچے کو وظیفہ دیا کرتے تھے۔

مؤرخین نے نقل کیا ہے کہ حضرت عمرؓ کا معمول تھا کہ وہ رات کو گشت کیا کرتے تھے، حالات معلوم کرنے کے لیے کہ کیا صورتحال کیا ہے؟ حضرت عمر کے خادم حضرت اسلمؓ اکثر ساتھ ہوتے تھے۔ ایک رات حضرت عمرؓ گشت کر رہے تھے۔ ایک گھر کے سامنے سے گزرے تو گھر سے بچے کے رونے کی آواز آ رہی تھی۔ حضرت عمرؓ نے سوچا کہ بچہ جاگا ہوگا اور رو رہا ہوگا، آگے گزر گئے۔ تھوڑی دیر بعد پھر جب وہاں سے گزر ہوا تو بچے کے رونے کی آواز تب بھی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

آ رہی تھی۔ حضرت عمرؓ نے پھر سوچا کہ بچہ ویسے ہی رو رہا ہوگا۔ اتفاق کی بات کہ جب حضرت عمرؓ وہاں سے تیسری دفعہ گزرے تو بچہ تب بھی رو رہا تھا۔ اب آپؓ کو پریشانی محسوس ہوئی کہ بچہ مسلسل ہو رہا ہے کوئی وجہ ہے۔

حضرت عمرؓ نے گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا، ایک آدمی باہر نکلا، آپ نے اس سے پوچھا کہ بچہ کیوں رو رہا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ بچہ بھوکا ہے اور ماں اسے دودھ نہیں پلا رہی اس لیے بچہ رو رہا ہے۔ آپ نے پوچھا کہ ماں بچے کو دودھ کیوں نہیں پلا رہی؟ اس نے جواب دیا کہ ماں اس لیے دودھ نہیں پلا رہی کہ وہ دودھ چھڑوانا چاہتی ہے تاکہ بچہ دوسری خوراک کا عادی ہو اور بچے کا وظیفہ جاری ہو سکے، کیونکہ امیر المومنین نے یہ اعلان کیا ہوا ہے کہ بچہ دودھ چھوڑے گا تو اس کو وظیفہ ملے گا۔ ماں بچے کو دودھ چھوڑنے کی عادت ڈال رہی ہے تاکہ اس کا وظیفہ لگ سکے، حضرت عمرؓ نے اس سے کہا کہ ماں کو کہو دودھ پلائے۔ میں ہی عمر ہوں، صبح میرے پاس آئے میں وظیفہ جاری کر دوں گا۔

حضرت عمرؓ نے ساتھی کے سامنے اپنے آپ کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اے عمر! تو نے کتنے معصوم بچوں کو رُلایا ہوگا، عمر! تیری اس شرط کی وجہ سے کتنے بچے روئے ہوں گے؟ حضرت عمرؓ نے صبح ساتھیوں سے مشاورت کی کہ مجھے تو بڑی پریشانی ہوئی ہے۔ اس طرح کتنے معصوم بچے روئے ہوں گے جب ان کی ماؤں نے ان کا دودھ وظیفے کی غرض سے چھڑایا ہوگا۔ آپ نے قانون بدل دیا کہ بچے کا وظیفہ دودھ چھوڑنے سے نہیں بلکہ بچہ پیدا ہونے سے شروع ہوگا۔ خدا جانے دودھ چھڑانے کے لیے مائیں بچوں کے ساتھ کیا کیا کرتی ہوں گی۔

حضرت عمرؓ کا جاری کردہ چائلڈ الاونس اب ابھی دنیا کی کئی ریاستوں میں چل رہا ہے، البتہ ہمارے ہاں نہیں ہے، بعض یورپی ممالک میں یہ وظیفہ چل رہا ہے۔ جب میں برطانیہ جایا کرتا تھا تب ایک بچے کو نو پونڈ ویکلی وظیفہ ملتا تھا۔ اگر پانچ بچے ہوں تو مہینے کی تنخواہ بن جاتی ہے۔ وہاں میں اکثر وائٹ چیپل کے علاقے میں رہتا تھا اس علاقے میں بنگالی زیادہ ہیں وہاں کا ایم پی، ممبر پارلیمنٹ بھی عام طور پر بنگالی ہوتا ہے، ایک دفعہ میں نے اپنے میزبان مولانا محمد عیسیٰ منصوری سے پوچھا کہ عام طور پر یہ بنگالی کام نہیں کرتے، ایسے ہی بیٹھ کر گپ شپ لگاتے رہتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ان کو کام کی ضرورت نہیں ہے، اس لیے کہ ان میں سے کسی کے دس سے کم بچے نہیں ہیں۔ ان کو وظیفہ ملتا ہے اور سارے گھر کا گزارا ہوتا ہے۔

برطانیہ کے چائلڈ الاونس پر ایک واقعہ ذکر دیتا ہوں۔ وزیر آباد کے سابق ایم این اے جسٹس افتخار چیمہ ہمارے دوست ہیں انہوں نے ایک مجلس میں یہ واقعہ بیان کیا۔ کہتے ہیں کہ ہم کیمبرج میں قانون کی تعلیم حاصل

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کر رہے تھے تو وہاں ایک عمر رسیدہ انگریز تھا، لوگ اس کو ملنے آیا کرتے تھے۔ سیانے لوگوں سے ملتے رہنا چاہیے، کوئی کام کی بات مل جاتی ہے۔ افتخار چیمہ کہتے ہیں کہ ہم نے بھی اس کی شہرت سن رکھی تھی تو ہم تین چار پاکستانی ساتھی اس کے پاس گئے، اس نے پوچھا کہ کہاں سے آئے ہو، ہم نے بتایا پاکستان سے، پاکستان نیا نیا بنا تھا تو وہ ہماری بات سے بہت خوش ہوا۔ اور اس نے کہا تم نے اسلام کے نظام کے لیے ریاست بنائی ہے بہت اچھا کیا ہے۔ اس نے کہا کہ میں تمہیں ایک بات بتانا چاہتا ہوں۔ اس نے ہم سے پوچھا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ برطانیہ میں ویلفیئر سٹیٹ کا جو سسٹم ہے اور بچوں، بے روزگاروں اور معذوروں کو وظیفہ ملتا ہے۔ جب یہ قانون نافذ ہوا تھا تو یہ کس نے بنایا تھا، ہم نے کہا ہمیں تو معلوم نہیں ہے۔ اس نے بتایا کہ پارلیمنٹ کی جس کمیٹی نے سوشل بینی فٹ کا سسٹم بنایا تھا اس کا چیئرمین میں تھا۔ پھر اس نے پوچھا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے یہ سارا سسٹم کہاں سے لیا تھا؟ میں نے یہ جنرل عمرؓ سے لیا تھا۔ مغرب والے جب حضرت عمرؓ کا نام لیتے ہیں تو ان کو جنرل عمرؓ کہتے ہیں۔

پنجاب یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر ڈاکٹر رفیق احمد کی بات بھی نقل کرنا چاہتا ہوں جو انہوں نے پنجاب یونیورسٹی کے ایک پروگرام میں بیان کی جس میں میں بھی شریک تھا، انہوں نے یہ واقعہ سنایا کہ میں ناروے گیا۔ وہاں بچہ پیدا ہونے پر اس کو وظیفہ ملتا ہے، اس وظیفے کا نام ''عمر الاؤنس'' ہے۔ کہتے ہیں یہ نام سن کر مجھے تجسس ہوا کہ حضرت عمرؓ کے نام سے الاؤنس ناروے میں، اس کا کیا مطلب؟ معلوم کیا تو پتہ چلا کہ صرف عمر الاؤنس نہیں، بلکہ وہاں سوشل بینی فٹس اور وظیفوں کا جو سسٹم ہے اس کو ''عمر لاء'' کہتے ہیں۔ ناروے کے قانون میں ''عمر لاء'' کا ذکر ہے اور وہ کہتے ہیں کہ ہم نے یہ قوانین حضرت عمرؓ سے لئے ہیں۔ وہ سسٹم ''عمر لاء'' کہلاتا ہے اور بچوں کا وظیفہ ''عمر الاؤنس'' کہلاتا ہے۔ حضرت عمرؓ اس بنیاد پر بچوں کو وظیفہ دیتے تھے کہ خاندان میں ایک فرد کا اضافہ ہوا ہے اور بجٹ میں اضافہ ہوا ہے تو اس بجٹ کا بوجھ بیت المال برداشت کرے گا۔

> شریعت اسلامیہ کے سارے احکام حکومت واقتدار سے متعلق نہیں ہیں بلکہ زیادہ تر ایسے ہیں جن پر عملدرآمد کے لیے کسی انتظامی یا قانونی ڈھانچے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم اپنے وجود، خاندان اور ماحول پر آزادی کے ساتھ ان کا اطلاق کر سکتے ہیں۔ ایسے احکام وقوانین کا نفاذ تو ہمیں بہر حال کرنا چاہئے۔
>
> حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

خطبہ جمعۃ المبارک (غیر مطبوعہ)

مولانا صوفی عبدالحمید خان سواتیؒ
بانی جامعہ نصرۃ العلوم

فلاح کے تین اصول

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی، اَمَّا بَعْدُ، فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی o وَذَکَرَ اسْمَ رَبِّہٖ فَصَلّٰی o بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا o وَالْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی o (الاعلیٰ۔۱۴ تا ۱۷)

محترم حاضرین و برادرانِ اسلام!

سورۃ الاعلیٰ کا تعارف

اس وقت میں نے آپ کے سامنے سورۃ الاعلیٰ کی چار آیات تلاوت کی ہیں، تیسویں پارہ میں آمدہ یہ سورۃ آپ اکثر پڑھتے اور سنتے رہتے ہیں، یہ بڑی فضیلت والی سورۃ ہے، اس کو نبی علیہ السلام جمعہ، عیدین اور پنجگانہ نمازوں میں بکثرت پڑھا کرتے تھے، آپؐ نے یہ سورۃ نمازِ عشاء میں پڑھنے کی خاص طور پر تلقین فرمائی ہے، یہ چھوٹی سی بابرکت سورۃ ہے جس کی آیات بھی چھوٹی چھوٹی مگر علم وحکمت اور عقائد ومعارف کا خزانہ ہیں، تاہم قصور ہمارا ہے کہ ہم ان میں غور وتدبر نہیں کرتے ورنہ ایک ایک جملہ میں بڑے بڑے حقائق اور معارف پنہاں ہیں، ہم تو صرف ظاہری تلاوت پر ہی اکتفا کرتے ہیں، ہمیں چاہیے کہ اِن آیات کا مفہوم اور مطلب اپنے ذہنوں میں ڈالنے کی کوشش کریں، ہمارے اعمال تو بہت ہی کمزور ہیں اور ہم مسلمان کہلانے کے باوجود انتہائی درجے کے انحطاط میں مبتلا ہیں، بہرحال بعض بزرگ سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ کو تہجد کی نماز میں بھی پڑھتے ہیں، چنانچہ شاہ عبدالعزیز دہلویؒ اپنی تفسیر عزیزی میں لکھتے ہیں کہ بہت سے لوگوں کا معمول ہے کہ وہ ان دو سورتوں کو پڑھتے رہتے ہیں اور ان کی خیر وبرکت سے مستفید ہونے کی توقع رکھتے ہیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

لمبی اور چھوٹی سورتیں

قرآن کریم کی ابتدا میں لمبی سورتیں ہیں جن میں مختلف مسائل، احکام اور دلائل ہیں، اِن میں مختلف مثالیں بیان کی گئی ہیں، گذشتہ واقعات کا ذکر اور تشریحات ہیں، اور پھر آگے چھوٹی سورتوں میں حقائق کو مختصر طور پر بیان کیا گیا ہے، قرآن کریم کے آخری حصے کی چھوٹی چھوٹی سورتوں میں خلاصہ بیان کیا گیا ہے جیسا کہ کسی موضوع کی مفصل تعلیم کے بعد اُس کا خلاصہ بیان کر دیا جاتا ہے، گویا سورۃ والتین والزیتون اور اس کے بعد والی سورتیں لمبی سورتوں کا خلاصہ اور نچوڑ ہی تو ہیں، جو کہ اکثر اہل ایمان کو زبانی یاد ہوتی ہیں، لمبی سورتوں میں جو مضامین مفصل طور پر بیان ہوئے ہیں، وہ چھوٹی سورتوں کے دو چار جملوں میں سمجھا دئے گئے ہیں۔

کامیابی کے تین اصول

سورۃ الاعلیٰ مکی زندگی میں نازل ہوئی جس کی چار آیات اس وقت میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہیں، تلاوت کردہ پہلی دو آیات میں اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی اصلاح اور اس کی کامیابی کے تین اصول بیان کئے ہیں، یہ اصول ایمان والوں کے لئے بالخصوص کارآمد ہیں جن پر عمل درآمد سے دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل ہو سکتی ہے، غرضیکہ یہ کامیابی کے تین اصول، ضابطے اور قاعدے ہیں، جو بھی آپ سمجھ لیں، اللہ تعالیٰ نے مختصر الفاظ میں تمام بنی نوع انسان کی فلاح اور کامیابی کیلئے اِن آیات میں یہ اصول بیان کئے ہیں جو انسان کے ظاہر اور باطن دونوں سے تعلق رکھتے ہیں، ان اصولوں کا تعلق انسان کے جسم اور قلب، دماغ اور روح کے ساتھ بھی ہے۔

انعاماتِ الٰہیہ

اس سورۃ مبارکہ کی ابتدائی آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنی بعض نعمتوں کا ذکر کیا ہے، اور ان نعمتوں میں سب سے بڑی نعمت قرآن پاک کا ذکر کیا ہے اور ارشاد فرمایا ہے سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى، اَلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ (آیت ۔٦، ۷) ہم تمہیں پڑھا دیں گے، اور تم فراموش نہیں کر سکو گے مگر جو خدا تعالیٰ چاہے، امام جعفر صادقؒ کے قول کے مطابق مادی نعمتوں سے کوئی فرد خالی نہیں ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کی یہ نعمتیں کیڑے مکوڑوں، درندوں پرندوں اور حیوانات کو بھی مل رہی ہیں، اور انسان جو اشرف المخلوقات ہے وہ تو اِن نعمتوں میں ڈوبا ہوا ہے، اسی لئے خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے، وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا (ابراہیم۔۳۴) اگر تم اِن انعامات کو شمار کرنا چاہو تو نہیں کر سکتے، ظاہر ہے کہ جو انسان اِن کو شمار نہیں کر سکتا وہ اِن کا شکریہ کہاں ادا کریگا، اس لئے اللہ نے یہ بھی فرمایا ہے،

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ (سبا۔۱۳) میرے بندوں میں شکر گزار بندے تھوڑے ہیں۔

دو بڑی نعمتیں

غرضیکہ امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں کہ انسان کو عطا کی گئی روحانی نعمتوں میں دو نعمتیں سب پر فائق ہیں، اُن میں ایک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مبارک ہے اور دوسری بڑی نعمت قرآن پاک ہے، حضور علیہ السلام کی ہستی، آپ کا وجود مبارک اور آپ کی ذات بنی نوع انسان کیلئے سب سے بڑی نعمت ہے، قرآن پاک بھی پوری بنی نوع انسان کے لئے عظیم نعمت ہے، لیکن اس کے حاملین صرف اہل ایمان ہیں، اس کے برخلاف کافر اور مشرک تو قرآن کے دشمن ہیں، وہ تو اس کو خدا تعالیٰ کا کلام ہی نہیں مانتے بلکہ اسے قصے کہانیوں پر مشتمل انسان کا کلام سمجھتے ہیں، بعض لوگ اسے سحر سے بھی تعبیر کرتے ہیں، غیر مسلم طاقتیں تو قرآن پاک کو مٹانے کی فکر میں رہتی ہیں، یہودیوں کی خواہش تو ہمیشہ یہ رہی ہے کہ اگر یہ کتاب نہ بھی مٹ سکے تو کم از کم اس کو ماننے والے اور اس پر یقین رکھنے والے دنیا میں باقی نہ رہیں اور کسی طرح مسلمانوں کا رشتہ قرآن سے توڑ دیا جائے، وہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کو ان کے پیغمبر اور اس کی کتاب سے بدظن کردیں تاکہ اُن کا یقین اس کتاب سے اُٹھ جائے، اور عیسائیوں کی بھی ہمیشہ یہی کوشش رہی ہے کہ کسی طرح مسلمانوں کو ان کے دین سے برگشتہ کر کے عیسائیت میں داخل کرلیا جائے چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے مسلمان عیسائیت کی گود میں جا چکے ہیں، اس میں ہماری کوتاہی بھی ہے یعنی مسلمانوں کی جماعت اور اہلِ علم کی کوتاہی ہے اور سب سے زیادہ کوتاہی حکومت کی ہے، اس کوتاہی میں ملک کے سرمایہ دار بلکہ ہر طبقے کے لوگ شامل ہیں۔

اہل ایمان کی فراخ دلی

اِدھر مسلمانوں نے کبھی کوشش نہیں کی کہ غیر مسلموں کو اپنے دین اسلام میں زبردستی داخل کریں حالانکہ ابتدائے اسلام میں ایسا کرنا بالکل آسان تھا، مگر تاریخ شاہد ہے کہ مسلمانوں نے مفتوحہ علاقے کے لوگوں کو بھی اسلام میں زبردستی داخل کرنے کی کوشش نہیں کی بلکہ انہیں ہمیشہ اختیار دیا ہے کہ وہ چاہیں تو اسلام قبول کرلیں اور اگر چاہیں تو اپنے دین پر قائم رہیں، امام طبریؒ نے اپنی تاریخ کی کتاب میں لکھا ہے کہ صحابہؓ اور تابعینؒ کے دور میں جب غیر مسلموں سے جنگ ہوتی تھی اور وہ قیدی بن جاتے تھے تو انہیں اختیار دیا جاتا تھا کہ تم اپنے سابقہ دین یا دین اسلام میں سے جس کو پسند کرو، اختیار کرلو، اگر تم ہمارے دین میں آجاؤ گے تو تم ہمارے دینی بھائی بن جاؤ گے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اور تمہیں تمام حقوق حاصل ہو جائیں گے، چنانچہ جب کوئی غیر مسلم اپنے دین کو چھوڑ کر اسلام قبول کر لیتا تھا تو مسلمانوں کو اتنی خوشی ہوتی تھی گویا انہیں ہفت اقلیم پر بالا دستی حاصل ہوگئی ہو، ترمذی شریف میں حضرت سلمان فارسیؓ کا واقعہ مذکور ہے، وہ ابتدا میں مجوسی تھے، پھر عیسائی مذہب قبول کیا اور آخر میں اللہ تعالیٰ نے اُن کو حضور علیہ السلام کی خدمت اقدس میں پہنچا دیا، پھر اُن کو حضور علیہ السلام کا اتنا قرب حاصل ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ سلمان منا اهل البيت یعنی سلمان تو ہمارے اہل بیت ہی کا ایک فرد ہے، چنانچہ جب کوئی شخص حضرت سلمان فارسیؓ سے ان کے خاندان کے بارے میں دریافت کرتا تو کہتے سلمان ابن الاسلام یعنی باپ تو اسلام ہی ہے جس پر مجھے فخر ہے، مجھے اپنے سابقہ خاندان پر کوئی فخر نہیں ہے۔

ہمارے بزرگ مولانا عبید اللہ سندھیؒ کا معاملہ بھی ایسا ہی تھا، آپ نے سکھ مذہب ترک کر کے اسلام قبول کیا، جب آپ سے آپ کا نسب نامہ دریافت کیا جاتا تو کہتے عبید اللہ ابن الاسلام، خدا تعالیٰ قادر مطلق ہے جس نے آپ کو بوٹا سنگھ سے عبید اللہ بنا دیا، اور گوری لال کو محمد غوری بنا دیا، ہمارے زمانے کے ضلع جہلم کے رہنے والے کرشن لال کو غازی احمد بنا دیا، خدا جس کو چاہتا ہے ہدایت عطا فرماتا ہے، مولانا سندھیؒ بھی اپنی قوم کے ہندوؤں اور سکھوں کو کہا کرتے تھے کہ اگر تم لوگ انصاف سے کام لو تو اسلام سے بہتر اخلاقی، معاشی، معاشرتی، تجارتی، سیاسی اور روحانی نظام تمہیں کہیں اور نہیں ملے گا، وہ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے اسلام ایسے ہی قبول نہیں کیا بلکہ اسلام کو سمجھا ہے اور اس کو بہترین دین اور بہترین نظام سمجھ کر ہی قبول کیا ہے، آپ لوگوں کو دعوت دیتے تھے کہ اسلام کی مخالفت چھوڑ دو، اس کا مطالعہ کرو اور اس کو قبول کر لو کہ اس سے بہتر کوئی نظام نہیں ہے۔

قرآن پاک سے بے رخی

میں عرض کر رہا تھا کہ کافر لوگ تو قرآن کریم کو تسلیم ہی نہیں کرتے کہ یہ خدا کا کلام اور اس کی عظیم نعمت ہے بلکہ اس کی مخالفت کرتے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ حاملین قرآن ہونے کے باوجود ہم نے قرآن کی کماحقہ قدر نہیں کی جو کہ افسوس ناک بات ہے، آج مسلمان اللہ کی اس کتاب کے ساتھ جو سلوک کر رہے ہیں یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ دن بدن مسلمانوں کی ذلت کے اسباب پیدا ہو رہے ہیں، آج مسلمان اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں کو تسلیم نہیں کرتے، اور نہ خود غرضی چھوڑنے کے لیے تیار ہیں، اس کا نتیجہ یہی کچھ ہو سکتا ہے جو ہو رہا ہے، قرآن پاک جن باتوں کی جڑ کاٹتا ہے آج کے مسلمان انہی باتوں کو اپنا رہے ہیں، اب دیکھیں اسلامی ممالک کی سربراہی کانفرنس منعقد ہو رہی ہے جس کا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مقصد یہ بیان کیا جاتا ہے کہ مسلمان سربراہان مل بیٹھ کر دنیائے اسلام کی بہتری اور ان کی مشکلات حل کرنے کے متعلق سوچ بچار کریں گے، مگر آپ دیکھ رہے کہ آج تک مسلمانوں کی کوئی مشکل حل نہیں ہوسکی، سربراہان ممالک اکٹھے ہوتے ہیں، کھاتے پیتے ہیں، تقریریں کرتے ہیں مگر اتنے اجتماعات ہوچکے ہیں، کوئی بھی مسئلہ حل نہیں ہوا، دو مسلمان ممالک ایران وعراق کا جھگڑا ہے، بتلاؤ دیگر اسلامی ممالک نے اس جھگڑے کو کہاں تک حل کیا ہے، ایران کے خمینی نے اس جنگ میں لاکھوں آدمی مروا دیئے، وہ رافضی ہے اور طاغوت ہے، اُدھر عراق کا صدام حسین بھی طاغوت ہے، کسی کا نظریہ صحیح نہیں، ہر کوئی اپنی بات پر ہی اڑا ہوا ہے، کہتے ہیں کہ خمینی کی آمد سے ایران میں اسلامی انقلاب آیا ہے، نہیں بھائی، جو شخص صحابہ کرامؓ پر منافق ہونے کا فتویٰ لگاتا ہے، وہ کیا اسلامی انقلاب لائے گا؟ یہ لوگ تو رافضی شیعہ ہیں، جو کچھ بھی ہیں برائے نام مسلمان ہیں۔

اسلامی ممالک کی بے بسی

اِدھر اسلامی ممالک کیا مشورہ کرتے ہیں، اسلام کے بارے میں کوئی پختہ یقین ہو تو کوئی بات بھی بنے، مگر اسلامی ممالک تو کافروں کے زیر اثر ہیں، اور سپر طاقتیں جو کہتی ہیں، انہیں کرنا پڑتا ہے، مسلمان ممالک بڑے بڑے اجتماع تو کرتے ہیں مگر فلسطینیوں کا مسئلہ کہاں حل ہوا؟ اُن کو ان کے ملک سے زبردستی نکال کر دربدر کردیا، اُن کی جائیدادیں چھین لیں، کچھ تباہ کردیں، اُن پر آئے دن بمباری ہورہی ہے، آدمی قتل ہورہے ہیں بلکہ اسرائیل تو دوسرے ممالک میں جاکر پناہ حاصل کرنے والے فلسطینیوں پر بھی بم باری کر رہا ہے، یہ سب مسلمانوں کی کمزوری، بدنیتی اور خود غرضی کا نتیجہ ہے، اُن کا کفر، شرک اور نفاق ہے جو ان کو حقیقت کی طرف نہیں آنے دیتا، ایک خبر سن کر مجھے بڑا دکھ ہوا کہ سربراہی کانفرنس کے لئے جو بلڈنگ بنائی گئی ہے اس پر پچاس کروڑ ڈالر کی رقم خرچ ہوئی ہے، کیا یہ اسراف اسلامی ممالک کے لیے جائز ہے؟ صرف اجلاس کے لیے اتنا بڑا سرمایہ ضائع کردیا، یہ جلسہ تو کسی مسجد میں بھی ہوسکتا تھا اور آپس میں صلاح مشورہ کی بات ہوسکتی تھی، دنیا میں مسلمان بھوکے مر رہے ہیں، یہ رقم ان کی بحالی پر خرچ کی جاتی اور تم مسجد میں بیٹھ کر توبہ کرتے، اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے اور اپنی غلطیوں پر نادم ہوتے تو خدا تعالیٰ مہربانی بھی فرماتا، مگر تم عیاشی میں پڑے ہوئے ہو، مسلمانوں کا کوئی مسئلہ کیسے حل ہوگا؟ مگر اس کانفرنس کے انعقاد کے لیے جو اخراجات ہورہے ہیں وہ سب اسراف ہے جس کے متعلق ارشاد خداوندی ہے وَلَا تُسْرِفُوْا (الاعراف۔۳۱) فضول خرچی نہ کرو کہ یہ صریحاً بربادی ہے، اس طرح کوئی مسئلہ حل نہیں ہوگا بلکہ مزید مشکلات پیدا ہوں گی۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

انعاماتِ الٰہیہ کی شکرگزاری

میں نے عرض کیا کہ خدا کی دو بڑی نعمتوں میں ایک حضور علیہ السلام کی ذات مبارکہ ہے، اور دوسری نعمت اللہ تعالیٰ کا کلام قرآن مجید ہے، اگر ان نعمتوں کی ناقدری کریں گے تو خدا تعالیٰ ناراض ہوگا، اُس کا اپنا ارشاد ہے۔ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ (ابراہیم۔۴) اگر تم شکر کروگے تو میں مزید عطا کروں گا اور اگر ناشکری کروگے تو پھر میرا عذاب بھی سخت ہے، حقیقت یہ ہے کہ ہم لوگوں نے قرآن کی قدر نہیں کی، نہ تو قرآن پر ہمارا کماحقہ ایمان ہے، نہ ہی اس کو اپنا پروگرام بنایا ہے اور نہ ہی اس کی تشہیر کی ہے، آپ اپنے قومی ذرائع ابلاغ ٹیلیویژن اور ریڈیو کے پروگراموں کی طرف دیکھیں جہاں ہر گھنٹے گانے بجانے ہوتے ہیں، کھیل کود کا اعلان ہوتا ہے مگر قرآن کے پروگرام کو محض دکھاوے کے لیے تھوڑی دیر کے لیے شامل کرلیا جاتا ہے، موجودہ پروگرام تو کافروں، یہودیوں اور دہریوں کے پروگرام ہیں، کیا گانے بجانے کے پروگرام سے ہم ترقی کر جائیں گے، نہیں بلکہ خدا کا غضب نازل ہوگا اور لعنت برسے گی، یہ سارے پروگرام غلط ہیں، اللہ کے بندو! خدا کی کتاب کو اپنے پروگرام میں شامل کرو، یہ تمہارا دستور ہے، اس کی تعلیم عام کرو اور اس کی تشہیر کرو تاکہ خدا کا کلام ہر آدمی کے ذہن تک پہنچے۔

اور یہ بھی خیال رکھو کہ قرآن پاک کی غلط تفسیر نہ ہونے پائے، غلط معانی پہنانے والے اور غلط تفسیر کرنے والے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں، وہ تو سلف صالحینؒ کو بیوقوف کہتے ہیں کہ انہوں نے قرآن کو سمجھا ہی نہیں بلکہ ہم نے اس کو سمجھا ہے، ایسے لوگ صحیح احادیث کا انکار کرتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثار صحابہؓ کا انکار کرتے ہیں، نئی نئی تفسیریں کرتے ہیں، ان حالات میں تباہی و بربادی کے سوا کیا آسکتا ہے؟

ذکرِ الٰہی کی اہمیت

میں نے عرض کیا کہ تلاوت کردہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے تمام بنی نوع انسان کی فلاح کے تین اصول بیان کئے ہیں، یہ چھوٹے چھوٹے جملے ہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے، قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ○ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى بے شک وہ کامیاب ہوگیا جس نے تزکیہ حاصل کرلیا اور اپنے رب کے نام کا ذکر کیا اور نماز پڑھی، نماز کا تصور تو آپ بخوبی رکھتے ہیں، اور اپنے رب تعالیٰ کا نام لینا، اُس کے نام کا ذکر کرنا، اُس کو صحیح طریقے پر یاد کرنا، نہ کہ غلط اور بدعتی طریقے پر اور اُس کے نام کا ورد کرنا، یہ فلاح کا اصول ہے، خود اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ (البقرۃ۔۱۵۲) تم میرا ذکر زمین پر کرو، میں تمہارا ذکر بڑی محفلوں میں کروں گا کہ فرشتو! یہ دیکھو، میرے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

یہ بندے مجھے یاد کر رہے ہیں، میرا نام لے رہے ہیں، غرضیکہ خدا تعالیٰ کا ذکر کرنا کامیابی کے بڑے اصولوں میں سے ایک اصول ہے، نماز پڑھنا بھی کامیابی کا اہم اصول ہے، اور اسی طرح تزکیہ حاصل کرنا بھی۔

تزکیہ اور تصوف (باطنی طہارت)

حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ تصوف کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے کہ تصوف کا لفظ تزکیہ کے لفظ میں ہی پوشیدہ ہے، انسان کا اپنے ظاہر و باطن کو پاک کر لینا ہی حقیقت میں تزکیہ یا تصوف ہے، آدمی کے دل و دماغ میں کسی قسم کا گندا عقیدہ نہیں ہونا چاہیے، ورنہ تزکیہ نہیں ہوگا، سب سے پہلے باطن کا تزکیہ ضروری ہے۔

آپ غور فرمائیں کہ شرک سے کتنے لوگ بچتے ہیں اور کتنے اس میں پڑے رہتے ہیں بلکہ اس پر فخر کرتے ہیں، کتنے لوگ ہیں جو اپنی حاجات میں اللہ کے سوا غیروں کو پکارتے ہیں، اُن کی نذر و نیاز کرتے ہیں، غلط نام رکھتے ہیں، کتنے لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کی عبادت میں شرک کرتے ہیں اور کتنے ہیں جو خدا تعالیٰ کی صفات میں شرک کے مرتکب ہوتے ہیں، کوئی رسم و رواج میں شرک کرتے ہیں تو کوئی عادت میں شرک کرتے ہیں، کوئی صلیب لٹا کر شرک کرتے ہیں تو کوئی زنّار باندھ کر شرک کرتے ہیں، غرضیکہ کوئی کسی رنگ میں اور کوئی کسی رنگ میں شرک کے مرتکب ہوتے ہیں، بھائی! کفر، شرک، نفاق اور ہر برے عقیدے سے اپنے آپ کو پاک کرنا باطن کا تزکیہ ہے، اسی لیے اللہ نے فرمایا کہ فلاح اُس شخص کو نصیب ہوگی جس نے اپنے باطن کو پاک کر لیا۔

پھر دوسرے نمبر پر اخلاق کی پاکیزگی بھی اسی زمرے میں آتی ہے، انسان حرص، لالچ، کینہ، بغض اور بدنیتی سے پاک ہو، ورنہ اُس کا اخلاق گندا ہی رہے گا، اخلاق کا تعلق بھی دل سے ہوتا ہے جو کہ آدمی کے باطن ہی کا ایک حصہ ہے لہٰذا اخلاق کو پاک کرنا بھی ضروری ہے۔

ظاہری طہارت

ظاہری طہارت میں انسان کا جسم، لباس اور مکان کا پاک ہونا ضروری ہے، ان تینوں چیزوں کی طہارت کے بغیر آدمی نماز نہیں پڑھ سکتا، اس پاکی میں حلال و حرام کی پاکی بھی داخل ہے کہ انسان کی کمائی حلال کی ہو، حرام کمائی اور حرام خوراک کھا کر پلا ہوا جسم پاک نہیں ہو سکتا خواہ کتنا بھی اچھا صابن استعمال کیا جائے اور کتنی ہی اچھی خوشبو لگائی جائے، ایسے شخص کی عبادت بھی قبول نہیں ہوتی، اگر دس درہم مالیت کے کپڑے میں ایک درہم بھی حرام کمائی کا ہے تو جب تک وہ کپڑا جسم پر رہے گا عبادت قبول نہیں ہوگی حالانکہ اس میں نو درہم حلال کی کمائی کے ہیں،

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مفتی صاحب تو فتویٰ دے دیں گے کہ اس شخص نے وضو کیا ہے، صاف ستھرا لباس پہنا ہے اور مسجد میں نماز ادا کی ہے لہٰذا نماز ہوگئی ہے مگر وہ اللہ کی بارگاہ میں قبول نہیں ہوگی، اسی طرح اگر خوراک حرام سے کھائی ہے تو حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے انّی یستجاب له لذٰلك اس شخص کی عبادت کیسے قبول ہوگی جس کا کھانا پینا اور لباس حرام کی کمائی کا ہے، حرام مال سے دودھ، چائے یا شربت پیا ہے، کھانا کھایا ہے تو فرمایا ایسا شخص کتنے بھی لمبے لمبے ہاتھ اُٹھا کر دعائیں مانگے، اللہ قبول نہیں کرے گا، کیونکہ اُس کا کھانا، پینا اور پہننا حرام مال سے ہے، لہٰذا قبولیت عبادت کے لیے جسم، لباس اور مکان کا پاک ہونا ضروری ہے۔

مال کی طہارت

ظاہری طہارت میں مال کا پاک ہونا بھی ضروری ہے، اللہ کے دین اور شریعت میں حرام راستے سے مال حاصل کرنے پر پابندی ہے، مال کی طہارت کے لیے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ یہ کس راستے سے آرہا ہے اور کن مدات میں خرچ ہورہا ہے، تزکیہ حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ مال جائز ذرائع سے حاصل ہو اور جائز ضروریات کے لیے خرچ کیا جائے، غرضیکہ مال بھی پاک ہونا چاہئے، اس کے علاوہ مال کی طہارت کے لیے مالی حقوق کا ادا کرنا بھی ضروری ہے، اگر آدمی کا مال نصاب کو پہنچتا ہے تو اس کے لیے زکوٰۃ کی ادائیگی، قربانی، صدقہ خیرات اور دیگر مالی حقوق ادا کرنا ضروری ہے ورنہ سارا مال پلید ہی ہوگا، لہٰذا حقوق کی ادائیگی پہلا بنیادی فرض ہے، شاہ عبدالعزیز دہلویؒ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ فلاح اُس کو نصیب ہوگی جس نے تزکیہ حاصل کرلیا یعنی ظاہر و باطن کی پاکیزگی حاصل کرلی، اعتقاد، اخلاق، خوراک، لباس اور مکان بھی پاک بنالیا، وہ شخص دنیا و آخرت دونوں جگہ کامیاب ہوجائے گا، وہ برزخ میں بھی کامیاب ہوگا اور حشر میں بھی کامیابی نصیب ہوگی، پھر صحیح طریقے سے اللہ کا ذکر کرنے والے اور نماز پڑھنے والے کو کامیابی اور فلاح حاصل ہوجائے گی، اللہ نے فلاح کے یہ تین اصول بیان فرمائے ہیں۔

ایک اہم دینی مسئلہ

(س) کسی مسلمان مرد کو احتلام ہوجانے کی صورت میں غسل ضروری ہوجاتا ہے، کیا عورت پر ایسی حالت طاری ہونے پر اس کو غسل کرنا بھی ضروری ہوتا ہے؟

(ج) حدیث میں آتا ہے کہ عورت کو بھی اسی طرح احتلام ہوجاتا ہے جس طرح مرد کو، اگر مادہ خارج ہو جائے تو دونوں پر غسل فرض ہوجاتا ہے، اگر مادہ خارج نہ ہو تو غسل ضروری نہیں ہوتا، غرضیکہ اس معاملہ میں مرد اور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عورت دونوں کے لیے یکساں حکم ہے۔

یہ صاحب کہتے ہیں کہ میں بہت گناہ گار ہوں، توبہ کرتا ہوں تو پھر ٹوٹ جاتی ہے، دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے سچی توبہ نصیب فرمائے، ہاں بھائی، اس کے لیے بھی اور دیگر مسلمانوں کے لیے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ دین پر استقامت بخشے اور غلطیوں، کوتاہیوں اور گناہوں سے سچی توبہ کرنے کی توفیق بخشے۔

اللہ تعالیٰ تمام بیمار مسلمانوں کو جس جس روحانی یا جسمانی بیماری میں مبتلا ہوں شفائے کاملہ نصیب فرمائے، اور جو مسلمان وفات پا چکے ہیں اللہ تعالیٰ سب کی بخشش و مغفرت فرمائے، جو مسلمان کسی بھی پریشانی میں مبتلا ہیں، اللہ تعالیٰ ہر قسم کی گھریلو، دینی، دنیاوی یا کاروباری پریشانیوں سے نجات بخشے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین حق کی سمجھ اور اس پر عمل کار بند رہنے کی توفیق نصیب فرمائے اور سب کا خاتمہ ایمان پر فرمائے۔

سبحانك اللّٰهم وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت استغفرك واتوب اليك۔

(تاریخ خطبہ ۳۰ جنوری ۱۹۸۷ء)

جامعہ نصرۃ العلوم کے اعزازات

(۱) ۲۲ دسمبر بروز جمعرات وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے زیر اہتمام صوبہ پنجاب کا صوبائی مقابلہ دارالعلوم اسلامیہ لاہور میں پنجاب بھر کے ۱۰۰ طلباء کے درمیان ہوا، جس کے ابتدائی مرحلہ میں جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کے طالب علم حافظ محمد عبداللہ بن محمد رفیق پوزیشن حاصل کر کے صوبائی مقابلہ کے فائنل میں پہنچ گئے ہیں۔

(۲) ۱۲ اور ۱۳ دسمبر کو زبیدہ حنیف مسجد پیپلز کالونی گوجرانوالہ میں ختم نبوت کوئز پروگرام کا انعقاد ہوا، اس پروگرام میں دینی و عصری طلباء سمیت عوام الناس بھی شریک تھے، اس موقع پر جامعہ نصرۃ العلوم کے طالب علم محمد واجد معاویہ نے ایک عدد چاندی کی قیمتی انگوٹھی جبکہ محمد ہاشم اور محمد عثمان یوسف نے قیمتی انعامات حاصل کئے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مولانا محمد فیاض خان سواتی

شوقِ مطالعہ

شیعہ کے اصولِ اربعہ اوران کے مصنفین

پروفیسر ایڈورڈ۔گ۔ براؤن رقمطراز ہیں۔

''ان (شیعہ) علمائے متقدمین میں مشہور ترین تین محمد ہیں، (حاشیہ قصص العلماء طبع لکھنؤ ص ۲۲۱، ذیل عنوان محمد باقر مجلسی ۱۲ مصنف) یعنی

(۱) الکلینی (محمد ابن یعقوب وفات ۳۲۹ھ مطابق ۹۴۱ء)۔

(۲) ابن بابویہی (محمد ابن علی ابن موسیٰ وفات ۳۸۱ھ مطابق ۹۹۱ء۔ ۹۹۲ء)

(۳) اور طوسی (محمد ابن حسن، وفات ۴۶۰ھ مطابق ۱۰۶۷ء) جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔

ان تینوں میں سے پہلے نے کافی تصنیف کی،

دوسرے نے من لا یحضرہُ الفقیہ،

اور تیسرے نے استبصار اور تہذیب الاحکام۔

شیعہ ان چاروں کتابوں کو الکتب الاربعہ کہتے ہیں۔''

(حاشیہ انہیں الاصول الاربعہ بھی کہا جاتا ہے، دیکھو نجوم السماء ص ۷۵، ۱۲ مصنف)

(تاریخ ادبیاتِ ایران در عہد جدید ۱۵۰۰ء۔۱۹۲۴ء ص ۴۸۲ تا ۴۸۳، مترجم سید وہاج الدین احمد کنتوری، طبع دہلی، انڈیا)

کسی کو پیچھے سے نہ پکارنا چاہئے

حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانویؒ المتوفی ۱۳۶۲ھ نے فرمایا۔

''اور اسلام کے حقوق میں سے ایک حق یہ ہے کہ مسلمان بھائی کو پکارنے پر جواب دے، اس کے بھی آداب ہیں، چنانچہ امام ابو یوسفؒ کو امام (اعظم ابو حنیفہؒ) صاحب نے یہ وصیت فرمائی ہے کہ اگر کوئی تم کو پیچھے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سے پکارے تو جواب مت دو، کیونکہ اس نے تمہاری بے آبروئی کی ہے، کہ تم کو جانوروں کی طرح پیچھے سے آواز دیتا ہے، اور اس حالت میں جواب نہ دینا غرور نہیں ہے، بلکہ ایک شخص کی درستی اور اصلاح ہے اور واقع میں پیچھے سے آواز دینا کتنی بے تمیزی کی بات ہے کہ کام تو ہمارا اور روکیں اس کو یہ تہذیب کے خلاف ہے، خود آگے بڑھ کر سامنے کی طرف سے آکر بولنا چاہئے۔''

(تسہیل المواعظ ج ۲ ص ۱۲۵، از مولانا انوار الحق صاحب مرحوم امروہی، طبع تھانہ بھون، ضلع مظفر نگر، انڈیا)

اچھے اور برے کا معیار

حضرت مولانا عبدالرزاق ملیح آبادیؒ رقمطراز ہیں۔

''سعید بن مسیّب کا قول ہے'' کوئی عالم، کوئی شریف، کوئی نیک نہیں، جس میں عیب نہ ہو، لیکن جس کی خوبیاں، برائیوں سے زیادہ ہوں، وہ اچھا ہے اور جس کی برائیاں، اچھائیوں سے زیادہ ہوں وہ برا ہے۔''

(العلم والعلماء علامہ ابن عبدالبر کی مشہور کتاب جامع بیان العلم وفضلہ کا ترجمہ ص ۱۵۶، طبع دھلی، انڈیا)

پاکستان کو نقصان پہنچانے والے

مشہور مؤرخ جناب ڈاکٹر شیر بہادر خان پنّیؒ المتوفی ۱۹۸۷ء رقمطراز ہیں۔

''قابل غور نکتہ۔ کسی عالم دین نے جو کانگرس یا مولانا آزادؒ سے وابستہ رہا، تقسیم کے بعد پاکستان کی مخالفت نہ کی، پاکستان کو سب سے زیادہ نقصان ان لوگوں نے پہنچایا جو پاکستان کی تحریک میں اعلیٰ مناصب رکھتے تھے اور اقتدار کی جنگ میں مصروف ہوئے۔''

(دیدہ وشنیدہ ص ۱۰۱، طبع لاہور)

غسل کے وقت جِنّات کے نہ دیکھ سکنے کا عمل

امام حافظ ابوبکر احمد بن محمد الدینوری المعروف بابن السنّیؒ المتوفی ۳۶۴ھ لکھتے ہیں۔

''حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنوں کی آنکھوں اور انسانوں کی شرمگاہوں کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب کوئی مسلمان اپنے کپڑے اتارنے کا ارادہ کرے تو یہ کہہ دے۔ (پھر جنات اس کے اعضائے مستورہ کو نہیں دیکھ سکیں گے)

بِسۡمِ اللّٰهِ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ۔ (اللہ کے نام سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں)''

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

(نوٹ! یہ دعا یا تو غسل خانے میں داخل ہونے سے پہلے زبان سے پڑھ لے یا عین کپڑے اتارتے وقت دل میں پڑھ لے۔(فیاض)

(عمل الیوم واللیلۃ سلوک النبیﷺ مع ربہ عربی ص۱۱۰،طبع بیروت،لبنان)

منکہ ایک منسٹر ہوں

جناب عبدالمجید چوہان المتوفی ۱۹۵۷ء المعروف مجید لاہوری،قلمی نام نمک لاہوری رقمطراز ہیں۔

''منکہ ایک منسٹر ہوں''ان کی بہترین طنزیہ نظم ہے،جس میں انہوں نے ہمارے حکمران طبقہ کی اس ذہنیت کا خاکہ اُڑایا ہے،جس کے تحت وہ سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے مارے مارے پھرتے ہیں اور بے جانے بوجھے ہر پھٹے میں ٹانگ اڑانا اپنا حق سمجھتے ہیں،چند شعر دیکھئے۔

مرغیوں پر بھی میں کرسکتا ہوں اظہارِ خیال
اور سانڈوں پر بھی ہوں محفل میں سرگرمِ مقال

ریس کے گھوڑوں پہ بھی تقریر کرسکتا ہوں میں
اکبر واقبال کی تفسیر کرسکتا ہوں میں

ہومیو پیتھک ہو یا دندان سازی کا کمال
باغبانی ہو کہ ہو رومی ورازی کا کمال

بات پھولوں کی ہو یا قومی ترانے کا بیان
چاٹ ہو بارہ مسالے کی کہ ہو اردو زباں

بو علی سینا کی حکمت بات افلاطون کی
ایگریکلچر ہو یا شق ہو کوئی قانون کی

داغ کا دیوان ہو یا ہو وہ ایٹم بم کا راز
ماہی گیری ہو کہ ربط و ضبطِ محمود وایاز

مسئلہ تاریخ کا ہو یا مبحث علم کا
فلسفہ گلقند کا ہو یا ہو قصہ فلم کا

کشتۂ فولاد ہو یا شربتِ دینار ہو
ہے ضروری سب پر میری رائے کا اظہار ہو

مدعا عنقا ہے اپنے عالمِ تقریر کا
شوق ہے دل میں مگر قرآن کی تفسیر کا

جتنے بھی شعبے ہیں ان سب پر ہوں میں چھایا ہوا
ہوں منسٹر مستند ہے میرا فرمایا ہوا

(نقوش۔طنز ومزاح نمبر۷۱،۷۲،جنوری،فروری،۱۹۵۹ء ص۸۱۷،مرتب محمد طفیل،مطبوعہ ادارہ فروغِ اردو،لاہور)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

گفتگو: مولانا زاہد الراشدی

تحریر وترتیب: حافظ کامران حیدر

تحفظ ختم نبوت کی جدوجہد کے ناگزیر تقاضے

(جامع مسجد امن باغبانپورہ میں ۱۳، ۱۴ دسمبر ۲۰۲۲ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام منعقدہ دوروزہ ختم نبوت کورس کی آخری نشست سے خطاب)

بعد الحمد والصلوٰۃ!

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور اپنے محترم بھائی حضرت مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر کا شکر گزار ہوں کہ عالمی مجلس آج کی ضرورت کے مطابق ختم نبوت کے عنوان پر ملک کے مختلف حصوں میں اجتماعات اور کورسز منعقد کر رہی ہے اور اس حوالے سے بھی کہ آج کی اس مجلس میں مجھے کچھ گفتگو کا موقع فراہم کیا۔ اللہ تعالیٰ یہ سعی وجدوجہد اور یہ مجلس قبول فرمائیں، کچھ مقصد کی باتیں کہنے سننے کی اور حق کی جو بات علم اور سمجھ میں آئے اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین یا رب العالمین

یہ کورس ہے تو کورس کے حوالے سے بات کروں گا۔ اس وقت دین کے حوالے سے جدوجہد کے جتنے بھی دفاعی محاذ ہیں ان میں سب سے بڑا محاذ ختم نبوت کا ہے۔ یہ سب سے بڑا محاذ کیوں ہے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ باقی محاذوں اور مسائل پر ہمارا سامنا آپس کے داخلی گروپوں سے ہوتا ہے۔ کوئی بھی مسئلہ ہو وہ امت مسلمہ کے داخلی گروپوں کا ہوگا یا اپنے آپ کو امت مسلمہ میں شامل کرنے والوں کا ہوگا۔ اس سے ہمارے مسائل کے اختلافات ہوں گے، ہم کسی مسئلے کا اظہار کریں گے، کسی بات کا جواب دیں گے۔ یہ سارے جھگڑے ہم مسلمان کہلانے والے آپس کے گروپوں کے ہیں، لیکن ختم نبوت کے مسئلے پر ہمارا محاذ اور مورچہ داخلی نہیں ہے، بلکہ خارجی ہے اور مقامی نہیں، بلکہ عالمی ہے۔ اس مسئلے پر ہم سے مطالبات، ہم پر دباؤ اور ہمارا حصار عالمی ادارے اقوام متحدہ، یورپی یونین، آئی ایم ایف، جنیوا ہیومن رائٹس کمیشن اور امریکہ کی وزارت خارجہ کا جنوبی ایشیا ڈیسک کر رہے ہیں۔ اس محاذ پر ہمیں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عالمی اداروں کا سامنا ہے۔اس لیے یہ سب سے بڑا مورچہ ہے کہ ہماری لڑائی مقامی نہیں ہے بلکہ عالمی ہے،اور علاقائی نہیں ہے بلکہ انٹرنیشنل ہے۔اور سارا دباؤ عالمی طاقتوں اور بین الاقوامی اداروں کا ہے کہ یہ کرو اور یوں نہ کرو۔اس لیے یہ سب سے بڑا مورچہ ہے کہ باقی مورچے داخلی ہیں اور یہ عالمی مورچہ ہے۔

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ عالمی قوتوں،امریکہ، یورپی یونین، جنیوا ہیومن رائٹس کمیشن، اقوام متحدہ اور انسانی حقوق کے اداروں کو اس سے کیا دلچسپی ہے کہ وہ سارے اس مسئلے پر یکجا ہیں کہ پاکستان میں قادیانیوں کو کافر قرار دینے کا قانون واپس لیا جائے۔ان کی اس سے غرض کیا ہے؟ باقی مسئلوں پر بات ہو جاتی ہے لیکن اس مسئلے پر یورپی یونین بھی وہیں کھڑی ہے، جنیوا ہیومن رائٹس کمیشن، انسانی حقوق کی عالمی تنظیمیں اور بین الاقوامی ادارے بھی وہیں کھڑے ہیں اور ان سب کا ہم سے ایک ہی مطالبہ بلکہ دباؤ، مداخلت اور پورا پریشر ہے کہ تم قادیانیوں کو کافر کیوں کہتے ہو یہ قانون واپس لو۔ان کو یہ دلچسپی کیوں ہے یہ بات سمجھنے کی ضرورت ہے۔

مغرب کا اصل مقابلہ قرآن پاک کے قوانین اور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نظام سے ہے، جس کو ہم قرآن وسنت، شریعت اور اسلام کا نظام کہتے ہیں۔ یہ نظام چودہ سو سال سے چلا آ رہا ہے، قرآن محفوظ چلا آ رہا ہے اور شریعت اور فقہ کا تسلسل چلا آ رہا ہے۔مسلمان اس سے دستبردار ہونے کو کبھی تیار نہیں ہوئے، حکومتیں جو مرضی کر لیں لیکن تمام مسلمان قرآن پاک کے احکام اور سنت وشریعت کے احکام سے دستبردار ہونے کو تیار نہیں اور نہ آئندہ کبھی ہوگی۔آپ چودہ سو سال کی تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں۔ بہت سے گروہ پینترے بدل کر آئے، بڑی قوت کے ساتھ آئے، لیکن قرآن پاک، سنت رسول اور شریعت کے احکام کے ساتھ مسلمانوں کی کمٹمنٹ کو توڑنے میں کوئی کامیاب نہیں ہوا۔ وہ سمجھتے ہیں فطری بات ہے کہ قرآن پاک کے احکام اور سنت رسول اور شریعت کو کوئی منسوخ نہیں کر سکتا۔اس کو منسوخ کرنے والی اتھارٹی ایک ہی ہو سکتی ہے۔ نبی کے فیصلے کو نبی ہی منسوخ کر سکتا ہے، نبی سے کمتر درجے کی کوئی اتھارٹی نبی کے آرڈر کو منسوخ نہیں کر سکتی، تو سوچ سمجھ کر بیرونی دنیا نے یہ پلاننگ کی کہ نبی کے نام سے کوئی گروپ کھڑا کیا جائے تاکہ قرآن اور سنت کی منسوخی کا راستہ ہموار ہو۔قرآن پاک، شریعت اور سنت میں جو تبدیلیاں وہ چاہتے ہیں اس کی اتھارٹی کوئی نہیں ہے اور اگر کوئی منسوخ کرنے کھڑا ہوگا تو مسلمان اسے تسلیم نہیں کریں گے۔ یہ پس منظر ذہن میں رکھیں کہ نبی کے فیصلے کو نبی ہی منسوخ کر سکتا ہے۔ نبی کے علاوہ کوئی اور نہیں کر سکتا۔یہی بات علامہ اقبالؒ نے کہی تھی کہ قادیانی اس لیے کافر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہیں کہ انہوں نے نئی اتھارٹی کھڑی کر دی ہے، اور نئے نبی اور وحی کے عنوان سے مذہب تبدیل کر لیا ہے۔

برصغیر میں اس کی کوشش ہوئی تھی۔ ایک بڑے بادشاہ ''اکبر بادشاہ'' نے اجتہاد کے نام پر بہت سے احکام کو تبدیل کرنے کی کوشش کی تھی۔ اکبر بادشاہ کا دین الٰہی تھا کہ جس میں قرآن کے کچھ احکام اور شریعت کے احکام بدل دیے اور نام دین الٰہی رکھا، ٹائٹل مسلمان کا ہی رکھا، بعض چیزیں جائز اور بعض حرام قرار دے دیں۔ لیکن اس کا دعویٰ چونکہ اجتہاد کے نام سے تھا اس لئے اس کی بات نہیں چلی، کیونکہ شریعت کے احکام کو نبی کے ٹائٹل کے علاوہ منسوخ نہیں کیا جا سکتا اور اب نبی کوئی آنا نہیں ہے تو مغرب کا اصل ایجنڈا یہ ہے کہ مسلمانوں کو قرآن پاک اور شریعت کے احکام میں تبدیلی پر آمادہ کیا جائے۔ لیکن مسلمان اس پر آمادہ نہیں ہیں اور نہ کبھی ہوں گے۔ اس لئے نبی کے نام سے کوئی اتھارٹی ان سے منوالی جائے جو کہے کہ مجھ پر وحی آئی ہے اور میں نے منسوخ کر دیا اس لیے منسوخ ہو گیا ہے۔

یہ مغرب کی دلچسپی کی وجہ ہے کہ اسلام میں ردوبدل کی کوئی ایسی اتھارٹی جس کو مسلمان تسلیم کریں، کھڑی کی جائے۔ اسی لیے مرزا غلام احمد قادیانی کو کھڑا کیا گیا تھا جسے مغرب نے کھڑا کیا تھا اور آج بھی ان کا سب سے بڑا پشت پناہ مغرب ہے۔ اس لیے میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ ختم نبوت ہمارا سب سے بڑا مورچہ ہے۔ جس میں ہمیں عالمی قوتوں سے واسطہ ہے اور ان کا اصل ایجنڈا شریعت کو تبدیل کرنا ہے، شریعت کو تبدیل کرنے کے لئے انہوں نے نبوت کے نام پر اتھارٹی کھڑی کی جس کو مسلمان نہیں مان رہے۔ پوری دنیائے اسلام میں کسی نے بھی نبی کے ٹائٹل سے اسے تسلیم نہیں کیا۔ یہ ہمارا اور مغرب کا اصل جھگڑا ہے۔ مغرب اسی لیے قادیانیوں کی پشت پناہی کر رہا ہے، پیسے خرچ کر رہا ہے، ہم پر دباؤ اور پریشر ڈال رہا اور مجبور کر رہا ہے کہ کوئی ایسی اتھارٹی تسلیم کرو جو قرآن وشریعت کے احکام میں ردوبدل کر سکے۔ لیکن ایسے نہ ہوا ہے اور نہ ان شاء اللہ آئندہ کبھی ہوگا۔

ختم نبوت کی جدوجہد پر جتنی جماعتیں اور گروہ کام کر رہے ہیں۔ سب اللہ پاک کے دین کی خدمت اور اپنا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ لیکن اس جدوجہد کے دائرے مختلف ہیں۔ اس محاذ پر محنت کرنے والوں کے لئے محنت کے چار دائرے ہیں، میں وہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

پہلا درجہ خبردار کرنے کا ہے کہ جاگتے رہنا۔ ختم نبوت کی جدوجہد کا پہلا دائرہ یہ ہے کہ عام آدمی کو بیدار رکھا جائے، لوگوں کو متوجہ کرتے رہنا کہ یہ ہمارا عقیدہ ہے اس پر پکا رہنا ہے اور اس کے خلاف کوئی بات قبول نہیں کرنی۔ سب سے بڑا مورچہ عوامی سطح پر لوگوں کو بیدار اور آگاہ رکھنے کا ہے اور مختلف جماعتیں یہ کام کر رہی ہیں۔ اسی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

غرض سے اجتماعات ہو رہے ہیں، جلسے، دروس، کورسز اور تربیتی کیمپ سب کی یہی غرض ہے کہ عام مسلمان اپنے عقیدے کے حوالے سے چوکنا اور باخبر رہے۔

ختم نبوت کے حوالے سے کام کرنے والوں کے لئے کام کا دوسرا دائرہ یہ ہے کہ ہماری جو پڑھی لکھی کلاس ہے جس کو لوکل اور بین الاقوامی میڈیا، پرنٹ میڈیا، سوشل میڈیا، لابیوں اور این جی اوز سے واسطہ پڑتا ہے اور جن کے ذہنوں میں مسلسل شکوک وشبہات پیدا کئے جاتے رہے ہیں، کیے جا رہے ہیں اور پیدا کیے جاتے رہیں گے۔ یہ کالجز، یونیورسٹیز اور سوشل میڈیا اور اس سطح کا ماحول ہے جہاں بین الاقوامی ابلاغ کے ذرائع میڈیا، این جی اوز اور عالمی ادارے مسلسل کوشش کر رہے ہیں کہ کسی طریقے سے نوجوان نسل روایتی دین اور عقیدے میں لچک پیدا کرے اور ہماری نئی باتیں قبول کرے۔ یہ دوسرا بڑا مورچہ ہے۔ یہ آمنے سامنے بات کرنے کا، سلیقے سے بات کہنے کا، بات پہنچانے کا اور شکوک وشبہات کے جواب دینے کا مورچہ ہے۔ اس مورچے کی بھی ضرورت ہے کیونکہ شبہات تو پیدا ہو رہے ہیں، جس کی جیب میں موبائل ہے اس کے ذہن میں شکوک وشبہات کا جنگل ہے۔ جو بین الاقوامی رابطہ رکھتا ہے اس کے گرد شکوک وشبہات کا پورا حصار ہے۔ اس لیے ان تک رسائی حاصل کرنا، ان تک بات پہنچانا، ان کی بات سننا، ان کے شکوک وشبہات کا ازالہ کرنا، ان کے اعتراضات کا جواب دینا اور مقابلہ کرنا یہ ہماری جدوجہد کا دوسرا دائرہ ہے۔

تیسرا دائرہ یہ ہے کہ قادیانی ملک کے مختلف محکموں میں گھسے ہوئے ہیں اور کسی نہ کسی بہانے کچھ نہ کچھ کرتے رہتے ہیں۔ ہدایات اور طریقہ کار باہر سے آتا ہے اور یہ یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، نظر بھی آتے ہیں اور کام بھی کرتے ہیں۔ وہ بیوروکریسی میں بیٹھ کر چالیں چلتے ہیں، اسٹیبلشمنٹ کی مختلف گھاتوں میں بیٹھے ہوئے کبھی کوئی کام کرلیا، کبھی اسمبلی والوں کو ورغلا لیا، کبھی فوج کے جرنیل اور کبھی کسی حکمران کو ورغلا لیا۔ اسٹیبلشمنٹ اور حکمران طبقے کے اندر بیٹھ کر یہ جو سازشوں کا دائرہ ہے۔ جس کے ذریعے کوئی نہ کوئی شرارت ہو جاتی ہے کئی شرارتیں ہمارے سامنے ہوئی ہیں اور کئی چالیں چلی گئی ہیں۔ دینی جماعتوں والے چوکنا رہتے ہیں، آواز اٹھاتے ہیں اور بات ختم ہو جاتی ہے۔ اسٹیبلشمنٹ وردی والی ہو یا بغیر وردی، ان کے اندر بیٹھ کر جو لوگ سازشیں کر رہے ہیں ان سازشوں کو سمجھنا، ان کا جواب دینا اور ان سازشوں کو ناکام بنانا ہمارا تیسرا مستقل مورچہ ہے۔

میں ختم نبوت کی جدوجہد کے دائرے بیان کر رہا ہوں۔ اس کا چوتھا محاذ بین الاقوامی ہے جہاں پلاننگ اور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

منصوبہ بندی ہوتی ہے، جہاں سے ہدایات اور ڈکٹیشن آتی ہے۔ یہ ہمارا سب سے بڑا محاذ ہے۔ لیکن میں اب تک کے تجربات کی بنیاد پر یہ بات عرض کرنا چاہوں گا کہ ہماری اس محاذ پر اس حد تک توجہ نہیں ہے جس حد تک ہونی چاہیے۔ میں ماضی کے دو تجربے آپ کے سامنے عرض کرنا چاہوں گا ایک تجربہ جنوبی افریقہ کا ہے۔

جنوبی افریقہ کی سپریم کورٹ میں ختم نبوت کا مسئلہ زیر بحث آیا تھا۔ اس پر ہمارے حکمرانوں اور ہماری جماعتوں نے توجہ کی، وہاں خود جا کر کیس لڑا۔ جنوبی افریقہ کی سپریم کورٹ میں قادیانیوں کے حوالے سے کہ ان کو مسلمانوں میں شمار کیا جائے یا نہیں، یہ کیس حضرت مولانا جسٹس مفتی محمد تقی عثمانی، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ اور ڈاکٹر محمود احمد غازیؒ نے جا کر لڑا تھا اور ہماری علمی قیادت نے وہاں سپریم کورٹ میں یہ مقدمہ جیتا بھی تھا۔ جہاں اوریجنل لوگ، محاذ کے اصل لوگ پہنچے ہیں انہوں نے مقدمہ جیتا ہے۔ لیکن جنیوا ہیومن رائٹس کمیشن میں ہمارے اوریجنل بندے نہیں گئے تھے اس لئے ہم ہار گئے تھے۔

میں آپ سے طریقہ واردات عرض کرتا ہوں کہ 1984ء میں امتناع قادیانیت آرڈیننس آیا تھا کہ قادیانی اسلام کا نام استعمال نہیں کر سکتے، مسلمان کا ٹائٹل اختیار نہیں کر سکتے تو مرزا طاہر احمد نے 1985ء میں لندن جا کر مورچہ بنایا اور جنیوا ہیومن رائٹس کمیشن میں جا کر کیس دائر کیا کہ ہمیں شہری حقوق، انسانی حقوق سے محروم کر دیا گیا ہے اور ہمارے سیاسی حقوق پامال کر دیے گئے ہیں۔ ہیومن رائٹس کمیشن کا طریقہ کار اور پراسس یہ ہے کہ جس ملک کے قانون کے خلاف درخواست آتی ہے، اس ملک کا سفیر ملک کا دفاع کرتا ہے۔ پاکستانی قانون کے خلاف درخواست دی گئی تو پاکستان کا دفاع سفیر نے کرنا تھا، جبکہ اس وقت سفیر منصور احمد قادیانی تھا۔ مدعی بھی قادیانی اور مدعا علیہ بھی قادیانی۔

ہمارے علم میں یہ بات آ گئی تھی۔ اس وقت راجا ظفر الحق صاحب وفاقی وزیر تھے۔ ہمارے دوست سید ریاض الحسن گیلانی ایڈووکیٹ اس وقت ڈپٹی اٹارنی جنرل تھے، جو ختم نبوت کے بڑے وکیلوں میں سے ہیں، وہ، میں اور مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ اسلام آباد گئے کہ یہ کیا ہو رہا ہے کہ دعویٰ مرزا طاہر کی طرف سے ہے اور جواب منصور احمد نے دینا ہے۔ ہم ابھی سوچ رہے تھے کہ وفد بھیجنا چاہیے کہ ادھر سے ہمارے خلاف فیصلہ ہو گیا۔ جنیوا ہیومن رائٹس کمیشن کا فیصلہ ہمارے خلاف ہے کہ پاکستان میں قادیانیوں کے حقوق پامال کیے گئے ہیں اور دنیا میں ہر جگہ وہی فیصلہ ہمارے خلاف استعمال ہو رہا ہے۔ دنیا کا کوئی بھی ادارہ بات کرتا ہے تو قادیانی چپکے سے جنیوا ہیومن رائٹس

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کمیشن کا فیصلہ اس کے سامنے رکھتے ہیں کہ عالمی ادارے کا فیصلہ ہے اور وہ فیصلہ ہمارے خلاف استعمال ہوتا ہے۔

یہ میں نے دو تجربے عرض کیے ہیں۔ بین الاقوامی فورموں کا تجربہ یہ ہے کہ جہاں ہم نے خود جا کر کیس لڑا ہے وہاں ہم جیتے ہیں اور جہاں ہم نے سفارتی ذرائع پر اعتماد کیا ہے وہاں ہارے ہیں اور آئندہ بھی ایسے ہی ہوگا۔ جب فیصلہ بین الاقوامی سطح پر یورپی یونین، جنیوا ہیومن رائٹس کمیشن اور اقوام متحدہ کی کسی کمیٹی نے کرنا ہے تو ہمیں کیس خود لڑنا ہوگا۔ مثلاً ہائی کورٹ میں میرے خلاف کیس ہے اگرچہ غلط ہے لیکن مجھے کیس لڑنا تو ہوگا خواہ کیسا بھی ہے۔

میں نے ختم نبوت کی جدوجہد کے چار دائرے ذکر کیے ہے۔ اس وقت ہم ان چار محاذوں پر سامنا کر رہے ہیں، کہیں اچھے طریقے سے اور کہیں نرم طریقے سے، اس جدوجہد میں ہماری ضروریات کیا ہیں؟ اس پر میں دو باتیں عرض کرنا چاہوں گا۔

پہلی بات یہ ہے کہ ہمیں اپنی جدوجہد اس جذبے سے کرنی چاہیے کہ اگر ہم ڈھیلے پڑ گئے ہیں تو سب کچھ ڈھیلا پڑ جائے گا۔ اس وقت بھی ہم سے مطالبہ اور دباؤ ہے کہ قادیانیوں کے بارے میں قوانین ختم کرو۔ اس میں پبلک دباؤ کی ضرورت ہے۔ پبلک دباؤ میں سب سے بڑی بات تمام مکاتب فکر کی وحدت ہے۔ یہ ہماری ضرورت ہے کہ تمام مکاتب فکر وقتاً فوقتاً اپنی وحدت کا اظہار کرتے رہیں کہ ختم نبوت کے مسئلے پر ہم ایک ہیں، ہمارا کوئی اختلاف نہیں ہے۔ جس دن کہیں بھی ہم نے اس وحدت میں دراڑ برداشت کر لی تو ہم کیس ہار جائیں گے۔ یہ بات نوٹ کر لیں کہ امت کہلانے والے سارے اکٹھے ہیں یہ ہمیں وقتاً فوقتاً شو کرنا پڑے گا۔ اکٹھے تو ہیں لیکن اس کو شو بھی کرتے رہنا ہوگا۔

دوسری بات یہ کہ ہم اس کیس کو آج کی زبان میں لڑیں۔ ہائیکورٹ میں جمعہ کی تقریر نہیں چلتی، وکیل کے دلائل چلتے ہیں۔ سیشن کورٹ میں فجر کے بعد والا درس نہیں چلتا، وہاں وکیل کی بحث چلتی ہے۔ اس لیے ہمیں بین الاقوامی اداروں میں جانا ہوگا، جنوبی افریقہ کی سپریم کورٹ کی طرح جانا ہوگا اور اس لیول پر اسی زبان میں جنگ لڑنا ہوگی۔ اپنی وحدت کا اظہار اور مسلسل آواز بلند کرتے رہنا اور جہاں کیس لڑا جا رہا ہے وہاں جا کر اس ماحول کے مطابق اس لیول پر کیس لڑنا ہماری ذمہ داری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دیں اور ہمیں یہ ذوق عطا فرمائیں کہ ہم ہر مورچے، ہر میدان میں اپنے ایمان اور عقیدے اور نئی نسل کے ایمان کا تحفظ کر سکیں۔ آمین!

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مولانا محمد طارق نعمان گڑنگی

تربیت اولاد اور اسلامی اسلوب

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک بہت بڑی نعمت اولاد ہے، اس نعمت پر جتنا بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جائے کم ہے، اولاد کی اگر قدر سمجھنی ہے تو اس سے سمجھیں جس کو اللہ تعالی نے اولاد سے نہیں نوازا یا اس سے پوچھیں جس کو اولاد سے نواز کر پھر محروم کر دیا۔ اولاد ماں باپ کے جگر کے ٹکڑے ہوتے ہیں انہیں پر گھرانہ، محلّہ، شہر اور ملک وملت کی بھلائی منحصر ہوتی ہے، اولاد آنکھوں کا نور اور دل کا سرور ہوتی ہیں، اس لیے فطری طور پر ہر ماں باپ کی تمنا اور خواہش ہوتی ہے کہ ان کی اولاد کی بہتر سے بہتر تعلیم وتربیت ہو، اور یہ خواہش ہونی بھی چاہیے، کیونکہ والدین کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اپنی اولاد کی تعلیم وتربیت بہتر سے بہتر طریقے سے کریں، کیونکہ اگر آپ ایک درخت کی اچھی طرح سے دیکھ بھال کریں گے تو وہ بڑا ہو کر عمدہ اور اچھے پھل دیگا، اس کی مثال کچھ یوں ہے کہ اگر آپ شیشے کے گلاس کو احتیاط سے رکھیں گے تو اس کے ذریعہ ٹھنڈا اور مزیدار شربت پی کر لذت محسوس کریں گے اور اگر آپ نے گلاس کو احتیاط سے نہیں رکھا تو وہ آپ کے لئے زخمی ہونے کا سبب بھی بن سکتا ہے یہی حال بچوں کی صحیح اور غلط تعلیم وتربیت کا ہے۔

آج ہمارے معاشرے میں نیک اولاد کی خواہش رکھنے والے تو بہت ہیں بلکہ شاید ہر شخص ہی ہے لیکن اس کے لئے کوشش کرنے والے اور صحیح طریقے اور تربیت کے اصولوں پر عمل کر کے انہیں راہ راست پر لانے والے بہت کم ہیں، بلکہ اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو ایسا رویہ اور طرزِ عمل اختیار کرتے ہیں جس سے اولاد کے سنورنے کے بجائے بگڑنے کی امید زیادہ ہوتی ہے مثلاً بعض لوگ ضرورت سے زیادہ اولاد سے لاڈ پیار کرتے ہیں اور اس لاڈ پیار میں ان کی اصلاح اور تربیت سے بلکل غافل ہو جاتے ہیں، بعض لوگ اپنے بچوں کو اسکولوں کے سپرد کر کے اپنی ذمہ داری بھول جاتے ہیں اور پھر یہ بھی بھول جاتے ہیں کہ وہاں ان کو کیا پڑھایا جا رہا ہے، وہاں ان کی دینی واخلاقی تربیت کا بھی اہتمام ہے یا نہیں؟ ان کو اللہ اور رسول کا فرماں بردار بننے اور رہنے کی تلقین بھی کی جاتی ہے یا نہیں؟ اگر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نہیں تو ان کو اس پر دھیان دینے کی سخت ضرورت ہے۔

یہ بات ہمارے دلوں پر نقش ہونی چاہیے کہ اولاد کو دیندار بنانے کے لئے سب سے پہلے ماں باپ کو دیندار بننا لازمی ہے، دور حاضر میں اکثر بے شعور ماں باپ کی اپنی اولاد کو دیندار دیکھنے کی خواہش تو ضرور ہوتی ہے لیکن وہ خود دین پر عمل کرنا پسند نہیں کرتے، اور نیک اعمال وافعال سے بالکل ہی دور رہتے ہیں، ان کی اپنی زندگی میں نہ حرام وحلال کی تمیز ہوتی ہے نہ نماز کی پابندی اور نہ پردہ کا اہتمام ہوتا ہے، نہ وہ سنتوں کی پابندی کرتے ہیں، پھر بھی ان کی چاہت ہوتی ہے کہ ان کی اولاد نیک اور صالح بن جائے، اس کے لئے وہ اپنے بچوں کو اچھے مدرسوں اور اسکولوں میں بھیجتے ہیں، باکمال اساتذہ کا انتظام کرتے ہیں، اور انہیں دینی محفلوں وغیرہ میں بھی بھیجتے ہیں، بلاشبہ یہ ساری چیزیں اچھی ہیں مگر بچے اساتذہ اور دینی محفلوں وغیرہ سے زیادہ اپنے ماں باپ اور گھریلو ماحول کو دیکھ کر اسی طرز پر زندگی گزارنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اولاد کی تربیت بہت ہی نازک اور دیر طلب کام ہے، اس میں سب سے پہلے ماں باپ کو خود دیندار بننا ضروری ہے، خاص طور پر گناہ کبیرہ، بے نمازی پن، بے پردگی، حرام کمائی، گانے بجانے، فلمیں دیکھنے، گالی گلوج، شراب نوشی اور فضول خرچیاں وغیرہ کرنے سے اپنے آپ کو دور رکھنا ہوگا، کیونکہ بچوں کی سب سے بڑی نفسیات یہ ہوتی ہے کہ وہ زبان سے کہنے کی صورت میں اتنا نہیں سیکھ پاتے جتنا عملی طور پر کر کے بتانے یا کرتے ہوئے دیکھنے کی شکل میں سیکھ جاتے ہیں، چنانچہ ماں باپ کے درمیان لڑائی جھگڑے، مار پیٹ، گالی گلوج، رشتے داروں کے ساتھ نا اتفاقی یا کسی قسم کے اخلاقی قدروں کو بچوں کے سامنے پامال کرنا بچوں کی تربیت کو تباہ وبرباد کر دیتا ہے۔

گھروں میں عام طور پر ماں باپ اور گھر کے بڑے بزرگوں کا جیسا مزاج اور رویہ ہوتا ہے اولاد بھی اسی مزاج اور نوعیت کی تربیت پاتی ہے۔

ماں باپ ہی اولاد کے لیے سب سے پہلا، سب سے اہم، سب سے بڑا اور سب سے ضروری مدرسہ ہیں، اور بچے ماں باپ کی نصیحتوں سے اتنا کبھی نہیں سیکھ پاتے جتنا ان کے کردار اور باہمی سلوک سے سیکھتے ہیں، کیونکہ بچوں کی تربیت میں والدین کا ہی کردار سب سے اہم ہوتا ہے، بچہ کم عمری میں اپنے اردگرد جو کچھ دیکھتا ہے اسے سیکھنے کی کوشش کرتا ہے، اس لیے والدین کو اپنے طرز عمل میں بہت احتیاط برتنی چاہیے، ہر طرح کے ناپسندیدہ کاموں اور غیر اسلامی حرکتوں سے اجتناب اور پرہیز کرتے ہوئے اسلامی اور اچھے اعمال وافعال کا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مظاہرہ کرنا چاہیے۔

اولاد کی تعلیم وتربیت سے بے توجہی

دنیا میں بہت سے لوگ ایسے پائے جاتے ہیں جنہیں خود اپنی اولاد کی تعلیم وتربیت کی بالکل ہی فکر نہیں ہے، وہ اپنے بچوں کی تربیت پر توجہ نہ دیکر صرف اپنے کاموں میں مشغول رہتے ہیں اور ان کی اولاد گلی کوچوں میں بھٹکتی پھرتی ہے، ایسے لوگ عموماً اپنے بچوں کے لئے روٹی کپڑا اور مکان کا انتظام تو کر دیتے ہیں لیکن ان کی باطنی پرورش یعنی اخلاقی تربیت کی طرف بالکل ہی توجہ نہیں دیتے بلکہ بعضوں کو تو یہ پتہ ہی نہیں کہ تربیت کیا چیز ہوتی ہے؟ اور بچوں کو کیا سکھائیں اور کیا سمجھائیں؟ اس بڑی غفلت کے وہ لوگ بھی شکار ہیں جو خود تو نمازی ہیں، اور کچھ اخلاقی آداب سے بھی واقف ہیں، پڑھے لکھے بھی ہیں، لیکن ملازمت یا تجارت میں اس طرح اپنے آپ کو پھنسا دیا ہے کہ بچوں کی طرف توجہ کرنے کے لئے ان کے پاس گویا وقت ہی نہیں ہے، حالانکہ زیادہ کمانے کی ضرورت اولاد ہی کے لئے ہوتی ہے، جب زیادہ کمانے کی وجہ سے خود اولاد ہی کے اعمال واخلاق اور اس کے کردار کا خون ہو جائے تو ایسا کمانا کس کام کا؟

بعض لوگ ایسے بھی ملتے ہیں جو اچھا خاصا علم بھی رکھتے ہیں، مصلح بھی ہیں، بلکہ مرشد بھی ہیں، دنیا بھر کے لوگوں کو راہ دکھاتے ہیں، سفر پر سفر کرتے رہتے ہیں، کبھی یہاں وعظ کی، کبھی وہاں تقریر کی، کبھی کوئی کتاب لکھی یا کوئی رسالہ ترتیب دیا، لیکن خود اپنی اولاد کی اصلاح سے غفلت برت رہے ہیں، حالانکہ اپنے گھر کی خبر لینا سب سے بڑی ذمہ داری ہے، اولاد کی جانب سے جب چند سال غفلت برت لیتے ہیں اور ان کی عمر دس سے بارہ سال ہو جاتی ہے تو اب ان کو صحیح راہ پر لگانا بہت مشکل ہو جاتا ہے، بہت سے لوگ ایسے بھی ہیں جنہیں توجہ تو ہے لیکن وہ اپنی اولاد کو حقیقی علم سے بالکل ہی محروم رکھتے ہیں، یعنی اپنی اولاد کو اسلام نہیں سکھاتے، بیس پچیس سال کی اولاد ہو جاتی ہے اور انہیں کلمہ تک یاد نہیں رہتا، یہ لوگ نہ نماز جانتے ہیں نہ اس کے فرائض وواجبات، اور نہ ہی اسلام کے بنیادی عقائد کی انہیں خبر ہوتی ہے، گویا وہ مبادیات اسلام وضروریات اسلام سے بھی ناواقف ہوتے ہیں، اس بات کے جواب دہ ان کے ساتھ ان کے والدین بھی ہوں گے۔

اور بعض والدین اپنی اولاد کی تعلیم وتربیت کا احساس تو رکھتے ہیں لیکن اسے معمولی بات سمجھتے ہیں، جب کہ یہ بہت ہی عظیم اور اہمیت کی حامل بات ہے، اور اس جانب والدین کی کم توجہی ناقابل تلافی نقصان کا ذریعہ بن

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

رہی ہے، اور یہ نقصان دینی بھی ہے اور دنیاوی بھی، اور اگر والدین چاہیں تو ایک ذرا سی توجہ سے انقلابی تبدیلی ظاہر ہو جائے گی (ان شاءاللہ)

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ کتنے ہی والدین ایسے ہیں جنہیں دن رات اپنے بچوں کی صحیح تعلیم وتربیت کی فکر تو دامن گیر رہتی ہے اور وہ اس کے لئے کئی طرح کی قربانیاں بھی دیتے ہیں لیکن اس کے باوجود کچھ لوگوں کے علاوہ اکثر کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے آخر ایسا کیوں؟ کیونکہ کہ وہ اپنی اولاد کی بہترین تعلیم وتربیت کے خواہش مند تو ہوتے ہیں لیکن اس نازک کام کے طریقوں واصولوں سے ناواقف ہوتے ہیں اور مستقل مزاجی اور تسلسل سے یہ کام نہیں کرتے۔

بچوں کی صحیح تعلیم وتربیت کے بارے میں کچھ اصول درج کیے جا رہے ہیں، اگر ہم نے ان کو اپنا کر اپنے بچوں کی تعلیم وتربیت کی جانب دھیان دیا تو ان شاءاللہ ہمارے بچے دیندار اور قوم وملت کے لئے نفع بخش ثابت ہوں گے۔

بچوں کی صحیح تربیت کے لیے کچھ رہنما اصول

بچوں کی تعلیم کا ایک اہم دائرہ اس کی اچھی تربیت ہے، جو بچوں کو اپنے خاندان سے حاصل ہوتی ہے، اس تربیت کا سب سے اہم پہلو بچوں کے ساتھ والدین خاص طور پر ماں کے طرزِ عمل سے متعلق ہیں اس بارے میں کچھ اصولی باتیں درج کی جا رہی ہیں۔

بنیادی دینی تعلیم

ابتدائی عمر ہی سے بچوں کو دین کی بنیادی تعلیمات سے واقف کرایا جائے، قرآن مجید کی تعلیم کا شعوری انتظام اور حلال وحرام کے احکامات سے واقفیت فراہم کی جائے، سات سال کی عمر سے نماز کا اور روزہ رکھنے کے قابل عمر کو پہنچنے پر روزے کا عادی بنایا جائے، بچوں کو بالکل ابتداء سے اللہ کا ڈر اور اس کے سامنے تمام کاموں (اعمال) کے لئے جواب دہ ہونے کا تصور پیدا کرنا اور انہیں یہ احساس دلانا ضروری ہے کہ اللہ ان کے کام کو ملاحظہ فرما رہا ہے۔

اخلاقی تربیت

بچوں کو ابتدائی عمر سے اعلی اخلاق کا عادی بنانے کی کوشش کی جائے کیونکہ بچپن کی عادتیں بڑے ہونے پر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

پختہ ہوتی ہیں، اس لیے ضروری ہے کہ بچپن ہی سے انہیں سچائی، امانتداری، بہادری، احسان شناسی، بزرگوں کی عزت، پڑوسیوں سے بہتر سلوک، دوستوں کے حقوق کی پاسداری اور مستحق لوگوں کی مدد جیسے اعلی اخلاقی اوصاف کا حامل بنایا جائے، پھر انہیں برے اخلاق مثلا جھوٹ، چوری، گالی گلوچ اور بے راہ روی سے سختی سے بچایا جائے، ابتدائی عمر سے ہی محنت و مشقت کا عادی بنایا جائے اور عیش و آرام پسندی سے دور رکھا جائے۔

جسمانی تربیت

والدین کی طرف سے بچوں کی جسمانی نشو ونما غذا اور آرام کا خیال رکھا جائے، اور انہیں ورزش کا عادی بنایا جائے، جسمانی بیماریوں اور جائز ضروریات کو پورا کرنے کی حتی الامکان کوشش کی جائے۔

چار بنیادی باتیں جن سے والدین کے لئے پرہیز کرنا لازم ہے۔

(1) تحقیر آمیز سلوک: بچوں کی اصلاح و تربیت میں عجلت اور جلد بازی کا مظاہرہ کرنے کے بجائے صبر و استقامت کے ساتھ یہ کام کیا جائے، بچوں کی توہین و تحقیر کرنے سے گریز کیا جائے۔

(2) سزا میں اعتدال: بالکل سزا نہ دینا اور بہت زیادہ سزا دینا یہ دونوں باتیں غلط ہیں، بچوں کے ساتھ محبت و شفقت اور نرمی کا برتاؤ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے، اور معقول حد تک سرزنش کا بھی ایک مقام ہے ان دونوں رویوں میں اعتدال لازم ہے۔

(3) بیجا لاڈ پیار: بچوں کی ہر خواہش کو پورا کرنا، غیر ضروری لاڈ پیار انہیں ضدی اور خودسر بناتا ہے اس میں بھی اعتدال نہایت ضروری ہے۔

(4) بچوں کو ایک دوسرے پر ترجیح دینا: ایک ہی گھر میں دو بچوں یا لڑکوں اور لڑکیوں میں سے کسی ایک کو دوسرے پر فوقیت دینا غیر اسلامی رویہ ہے، جس سے بہت سے بچے نفسیاتی عوارض میں مبتلا ہو کر انتہا پسندی اور انتقام پسندی کا شکار ہو جاتے ہیں، ایسے مریضانہ رویے سے اجتناب لازم ہے۔

ان اصولی باتوں کے علاوہ چند عملی اقدامات درج کیے جا رہے ہیں، جن پر والدین آسانی سے عمل کر سکتے ہیں۔

☆ خاندان میں بالخصوص بچوں کے ساتھ جہاں تک ہو سکے زیادہ وقت گزارا جائے، اپنی معاشی جدوجہد و دیگر مصروفیات کو اس طرح ترتیب دیا جائے کہ لازماً کچھ وقت اپنے گھر والوں کے ساتھ گزارا جا سکے، بچوں کی تعلیم و تربیت ماں اور باپ دونوں کی ذمہ داری ہے، تربیت کا تمام تر بوجھ ماں پر ڈال دینا ایک نامناسب اور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

غیر معقول طریقہ ہے، مدرسے میں بچوں کی مصروفیات، دوستوں کی صحبت وغیرہ سے واقفیت کے لئے ضروری ہے کہ والدین ان کے ساتھ روزانہ کچھ نہ کچھ وقت گزاریں۔

☆ بچوں کو سخت باشی، جدوجہد اور محنت کا عادی بنانے کے لئے انہیں ایک درمیانی معیار کی زندگی کا عادی بنایا جائے، تاکہ وہ ایک عام انسان جیسی پرمشقت زندگی کا تجربہ حاصل کرسکیں۔

☆ اولاً تو جیب خرچ دینے سے بچا جائے، اور بچوں کی ایسی ضروریات کو خود پورا کیا جائے، اور اگر بچوں کو جیب خرچ دیا جائے تو پھر اسے ڈسپلن کا پابند بنایا جائے، بچوں سے اس رقم کا حساب بھی پوچھا جائے تاکہ ان میں بچپن ہی سے کفایت شعاری بچت اور غیر ضروری اخراجات سے پرہیز کی عادت پروان چڑھے اور جواب دہی کا احساس پیدا ہو، والدین کی طرف سے اپنے بچوں کو آرام پہنچانے کی خواہش بجا ہے مگر ابتداء سے بغیر محنت کے آرام طلب بنانا ان کے مستقبل کے ساتھ سنگین مذاق ثابت ہوسکتا ہے، اسی طرح ان کے کپڑوں اور جوتوں پر اخراجات میں اعتدال رکھنا ضروری ہے، کیونکہ تعلیمی اداروں میں مختلف معاشی وسماجی پس منظر رکھنے والے طلبہ وطالبات ہوتے ہیں، اس طرح ان میں غیر مطلوب مقابلہ آرائی کو روکا جاسکتا ہے۔

☆ ابتداء ہی سے بچوں سے خود انحصاری یعنی ''اپنی مدد آپ'' کے اصول پر کام کرنے یعنی جوتے صاف کرنے، کمرے کو ترتیب دینے، اپنا کپڑا خود دھونے اور بستر وغیرہ لگانے اور کپڑے سمیٹنے وغیرہ کی عادت ڈالی جائے۔

☆ والدین کا یہ فرض ہے کہ بچوں کو اپنے بزرگوں کی خدمت کی طرف متوجہ کرتے رہیں۔ مثلاً اپنے دادا دادی و دوسرے بزرگوں کی برابر خدمت کرتے رہیں۔

☆ بچوں کی مصروفیات اور ان کے دوستوں و ملنے جلنے والوں کو جاننا بہت ضروری ہے کیونکہ جرائم کا ارتکاب اور نشہ آور چیزوں کا استعمال عموماً غلط صحبت کا نتیجہ ہوتا ہے اس لیے بچے کے دوستوں پر گہری نظر رکھنا والدین کی لازمی ذمہ داری ہے۔

☆ بچوں کے سامنے مدرسے یا اساتذہ یا دوسرے عزیزوں کی برائی نہ کی جائے، اگر جائز شکایت ہو تو متعلقہ ذمہ داران سے گفتگو کی جائے، مگر بچوں کے سامنے کبھی ان کے اساتذہ کی تحقیر نہیں ہونی چاہیے، والدین اپنے بچوں کے اساتذہ کی عزت کریں گے تو بچے بھی اس کا اچھا اثر قبول کرینگے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

☆ اپنے بچوں کی غلطیوں اور جرائم کی صفائی نہیں پیش کرنی چاہیے، بچوں کو غلطی کا احساس دلانا اور حسبِ موقع تادیب انہیں اصلاح کا موقع فراہم کریگی اور وہ عدل وانصاف اور اعتدال کے تقاضوں سے واقف ہوں گے۔

☆ بچوں میں احساس ذمہ داری پیدا کی جائے تاکہ ملک وملت اور انسانیت کو ان کی ذات سے فائدہ ہو، موجودہ دور میں ہر شخص اپنے حقوق کے بارے میں بہت حساس ہے، مگر اپنے فرائض کی ادائیگی کے بارے میں انجان بن جاتا ہے اس رویے کو تعلیمی عمل کے دوران ہی تبدیل کرنا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے بچوں کی صحیح اسلامی تعلیم وتربیت دینے کی توفیق بخشے، تاکہ یہی ہمارے بچے کل بڑے ہوکر قوم وملت اور اپنے ملک کی خدمت کرسکیں اور نیک وصالح معاشرہ کو قائم کریں۔

(آمین یارب العالمین بحرمة سيدالانبياء والمرسلين)

بیٹیاں رحمت خدا کی، زینت اسلام ہیں
بیٹیاں رب کی عطا ہیں، بیٹیاں انعام ہیں
ان کے دم سے ہی گھروں میں ہے بہاروں کا سماں
بیٹیاں الفت، محبت کا انوکھا نام ہیں
چین ملتا ہی نہیں ہے دیکھ لیں رنج باپ کا
یہ اسے تکلیف میں دیتی سکوں آرام ہیں
خولہ و خنساء کی سیرت کو یہ اپنائیں اگر
رفعتیں ان کا مقدر ہونی پھر ہر گام ہیں
ہو اگر ممکن تو خوشیاں دینا تم لوگو انھیں
رب تعالی نے دیے گر تم کو یہ اکرام ہیں
ہیں سعادت مند زیلفی لوگ جن کو رب سے یہ
بن ہی مانگے جنکو ملتی یہ بناتِ عام ہیں

شاعر: محمد حذیفہ حیدر زیلفی، متعلم جامعہ نصرت العلوم

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

[خطاب] مولانا محمد فیاض خان سواتی
[ضبط وترتیب] محمد حذیفہ خان سواتی

حضرت لقمان حکیمؒ کی اپنے بیٹے کو نصیحتیں

(حصہ دوم)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی، خُصُوْصاً عَلٰی سَیِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْاَنْبِیَآءِ، وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ نُجُوْمِ الْھُدٰی، اَمَّا بَعْدُ، فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِo

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ط اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍo وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ط اِنَّ اَنْکَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِo

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ، وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ، وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِكَ لَمِنَ الشّٰھِدِیْنَ وَالشّٰکِرِیْنَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۔

محترم حاضرین وبرادرانِ اسلام وخواتین محترمات!

تمہید

میں نے آپ کے سامنے قرآنِ کریم اکیسویں پارہ میں سے ”سورۃ لقمان“ کی دو آیات ۱۸ اور ۱۹ تلاوت کی ہیں، گزشتہ جمعہ میں نے حضرت لقمانؒ کی چند نصیحتوں اور مواعظ کا ذکر کیا تھا، میں حضرت لقمانؒ کی صرف اُن نصیحتوں کا ذکر کر رہا ہوں جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآنِ کریم میں ارشاد فرمائی ہیں، ان میں سے زیادہ تر کا ذکر ہو چکا، آج اِن دو آیات کے ضمن میں بقیہ نصیحتوں کے بارے میں کچھ عرض کرنا ہے، سب سے پہلے اِن آیات کا ترجمہ اور مفہوم عرضِ خدمت ہے۔

تلاوت کردہ آیات کا ترجمہ ومفہوم

اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت لقمانؒ کی زبان سے بعد والے لوگوں اور ہماری آخری امت کو نصیحت کرتے ہوئے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

فرماتے ہیں وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ لوگوں کے سامنے اپنی گال مت پھلا وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا اور زمین میں اِترا کر نہ چل، یعنی اکڑ مت دکھا، کیوں؟ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ پسند نہیں کرتا تکبر کرنے والے اور بڑائی کا اظہار کرنے والے کو وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ اور اپنی چال میں میانہ روی اختیار کر، یعنی درمیانی چال چل وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ اور اپنی آواز کو پست رکھ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ اس لیے کہ بے شک آوازوں میں سے سب سے بری آواز گدھے کی ہے۔

میں نے گزشتہ جمعہ حضرت لقمانؒ کا تعارف، زمانہ اور ان کی سات نصیحتوں کے بارے میں عرض کر دیا تھا۔ جب حضور نبی اکرمؐ کی بعثت ہوئی اور قرآنِ کریم نازل ہوا تو اس وقت دنیا کے جتنے بھی بڑے مذاہب تھے، یہودی، عیسائی اور مشرکینِ مکہ وغیرہ، ان تمام کے ہاں حضرت لقمانؒ کا بڑا چرچا تھا، ان کی نصیحتیں اور مواعظ بہت معروف تھے، لوگوں کو ان کا علم تھا، اسی وجہ سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کی نصیحتوں اور حکمت کی باتوں کے ذریعے لوگوں کو سمجھانے کی کوشش کی ہے، میں نے بتایا تھا کہ حضرت لقمانؒ اور حضرت داوٗدؑ کا زمانہ ایک ہے۔

حضرت لقمانؒ اور حضرت داوٗدؑ کی ملاقات اور ایک نصیحت آموز بات

قرآن کریم کے مفسرین امام بیضاویؒ، امام جلال الدین سیوطیؒ اور حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ وغیرہ کا نظریہ یہ ہے کہ حضرت لقمانؒ کا زمانہ اور حضرت داوٗدؑ کا زمانہ ایک تھا، دونوں کی آپس میں ملاقات بھی ہوئی ہے، بلکہ ایک بڑی نصیحت کی بات بھی اس ملاقات سے ثابت ہوئی، حضرت داوٗدؑ نے حضرت لقمانؒ سے کہا کہ ایک بکری ذبح کرواور اُس کے گوشت میں سے جو سب سے اچھا حصہ ہے وہ مجھے لا کر دو، چنانچہ حضرت لقمانؒ نے ایک بکری ذبح کی اور اس کے گوشت میں سے اس کا دل اور زبان لا کر اُن کو پیش کر دی، پھر کچھ عرصہ کے بعد انہوں نے دوبارہ حضرت لقمانؒ سے یہی کہا کہ ایک بکری ذبح کرو اور اس کے جسم میں سے جو بدترین حصہ ہے وہ مجھے لا کر دو، حضرت لقمانؒ نے بکری ذبح کی اور پھر اس کا دل اور زبان لا کر ان کو پیش کر دی۔

اس میں حکمت اور موعظت کی بات یہ ہے کہ انسان کے جسم میں یہ دو چیزیں سب سے اہم ہیں، یعنی زبان اور دل، اگر یہ صحیح ہوں گے تو یہ انسان کے جسم کا سب سے اچھا حصہ شمار ہوں گے اور اگر یہ دو حصے برے ہوں گے، غرضیکہ انسان بدزبانی کرنے والا، کفر بکنے والا، گانے گانے والا اور دل میں غلط خیالات پیدا کرنے والا ہوگا تو یہی دو حصے انسانی جسم کے بدترین حصے کہلائیں گے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مومن کی گمشدہ میراث

حضور نبی اکرمؐ نے فرمایا، ترمذی شریف اوراحادیث کی دیگر کتب میں موجود ہے کہ اَلْکَلِمَۃُ الْحِکْمَۃُ ضَالَّۃُ الْمُؤْمِنِ فَحَیْثُ وَجَدَھَا فَھُوَ اَحَقُّ بِھَا حکمت اوردانائی کی بات مومن کی گمشدہ میراث ہے، جہاں کہیں بھی اسے پائے تو وہ اسے حاصل کر لینے کا زیادہ حق رکھتا ہے، جیسے مومن سے وراثت کی چیز گم ہو جائے تو وہ اسے جہاں سے ملے اسے حاصل کر لینی چاہئے، اسی طرح نصیحت، حکمت اور دانائی کی بات ہو تو یہ نہیں دیکھنا چاہئے کہ مسلمان کر رہا ہے یا کافر کر رہا ہے، کوئی بڑا کر رہا ہے یا چھوٹا کر رہا ہے، کوئی اعلیٰ کر رہا ہے یا ادنیٰ کر رہا ہے، اگر نصیحت کی صحیح بات کر رہا ہے تو بلاتردد اسے لے لینا چاہئے۔

الغرض! نزولِ قرآن کے زمانے میں مشرکینِ مکہ اور بنی اسرائیل کے لوگوں میں حضرت لقمانؒ کی نصیحتوں کا بڑا چرچا تھا، بلکہ ان کی نصیحتیں ایک صحیفے کی صورت میں بھی چھپی ہوئی تھیں، آج بھی اس کی نقول یورپ کے بعض کتب خانوں میں ''نصائح امثال لقمان'' کے نام سے موجود ہیں، یعنی حضرت لقمانؒ کی نصیحتیں اوران کی مثالیں، اس کا ترجمہ ہو چکا ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ نے جناب رسول اللہؐ پر وحی کے ذریعے ان کی نصیحتوں اور وعظ کو ہماری عبرت کیلئے قیامت تک کے مسلمانوں کیلئے قرآن کریم میں محفوظ کر دیا ہے۔

[۷] تکبر کی ممانعت

حضرت لقمانؒ نے اپنے بیٹے ساران کو ایک نصیحت یہ کی کہ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّکَ لِلنَّاسِ لوگوں کے سامنے گال پُھلا کر مت چل، مطلب یہ کہ تکبر مت کر، منہ پھلا پھلا کر بات کرنا اور کسی دوسرے کو خاطر میں نہ لانا، انسان میں صرف مَیں ہی مَیں ہو، اس کے بارے میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت لقمانؒ کے ذریعے نصیحت فرمائی ہے، یہ اچھی بات نہیں ہے، جناب رسول اللہؐ نے بھی فرمایا ہے، حدیث کی ساری کتب میں موجود ہے کہ جو آدمی تکبر کے ساتھ اپنی گردن کو بلند کرتا ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو نیچا کر دیتا ہے وَمَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللّٰہُ اور جو اللہ کے سامنے عاجزی کرتے ہوئے اپنی گردن کو نیچے کرتا ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو بلند کر دیتا ہے، اس وجہ سے عاجزی اختیار کرنی چاہئے، عاجزی میں ہی بھلائی ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ نے بھی یہی فرمایا وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّکَ لِلنَّاسِ، صَعَرْ اصل میں اونٹ کی اس بیماری کو کہتے ہیں جس میں وہ اپنی گردن کو نیچے نہیں کر سکتا، بلکہ اٹھا کر رکھتا ہے، عربی میں مجازاً اسے تکبر پر بولا جاتا ہے، جو آدمی متکبر ہوتا ہے، وہ کسی کے سامنے آ جائے تو سر کو ایسے ہی اونچا رکھتا ہے، جیسے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اونٹ بیماری کی وجہ سے اپنی گردن کو اونچا رکھتا ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ نے بڑی شد و مد سے اس کی ممانعت فرمائی ہے، حضرت شیخ مصلح الدین سعدی شیرازیؒ نے اپنی فارسی کتاب ''کریما'' میں ایک بڑی اہم نصیحت کی ہے، یہ کتاب مدارس میں بچوں کو پڑھائی جاتی ہے، انہوں نے اس بارے میں ایک شعر کہا ہے کہ

؎ تکبر عزازیل را خوار کرد　　　بزندانِ لعنت گرفتار کرد

تکبر نے شیطان کو ذلیل و خوار کیا، لعنت کے قید خانے میں اس کو گرفتار کیا وہ جہنم کا کندہ ناتراش بن گیا، جو جنت میں رہتا تھا، فرشتوں میں اس کی نشست و برخاست تھی، اس نے خدا کی جتنی عبادت کی ہے انسان تصور بھی نہیں کرسکتا، حضرت یحییٰ منیریؒ کے مکتوبات میں لکھا ہے کہ شیطان نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی ساڑھے سات لاکھ سال عبادت کی ہے، آسمانوں کا کوئی چپہ ایسا نہیں ہے جس میں اس نے سجدہ نہ کیا ہو، لیکن وہ کیوں ذلیل و خوار ہوا، اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں اَبٰی وَاسۡتَکۡبَرَ۔ (البقرۃ۔۳۴) اس نے خدا کی بات کا انکار کیا اور تکبر کیا۔ تکبر اتنی بری چیز ہے، اسی لیے حضرت لقمانؒ نے اپنے بیٹے کو تکبر سے بچنے کی جو نصیحت کی، اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کے ذریعے ہمیں سمجھایا ہے کہ لوگوں کے سامنے اپنے گال مت پھلاؤ۔

[۸] اِترانے کا وبال

حضرت لقمانؒ نے اپنے بیٹے ساران کو ایک نصیحت یہ کی کہ وَلَا تَمۡشِ فِی الۡاَرۡضِ مَرَحًا اور زمین پر اترا کر مت چل۔ اکڑ کر چلنا بھی تکبر ہی کی علامت ہے۔ ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کی ایک روایت موجود ہے، جناب رسول اللہ ؐ نے ارشاد فرمایا رَجُلٌ مِمَّنۡ کَانَ قَبۡلَکُمۡ تم سے پہلی امتوں میں ایک آدمی تھا، جو بنی اسرائیل میں سے تھا، وہ بہت متکبر تھا، اِترا کر چلتا تھا اور خدا کی باتوں کا انکار کرتا تھا، کپڑے پہنتا تھا تو تکبر کرتا تھا، چلتا تھا تو تکبر کرتا تھا، مال تھا تو تکبر کرتا تھا، عہدہ تھا تو تکبر کرتا تھا، غرضیکہ اس کے ہر فعل میں تکبر کا اظہار ہوتا تھا، نتیجۃً اللہ تبارک وتعالیٰ کی پکڑ آئی، یہ کون آدمی تھا، محدث العصر حضرت مولانا علامہ سید محمد انور شاہ صاحب کشمیریؒ نے لکھا ہے کہ یہ قارون تھا، جس کا ذکر اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے اِنَّ قَارُوۡنَ کَانَ مِنۡ قَوۡمِ مُوۡسٰی۔ (القصص۔۷۶) قارون موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں سے تھا، ان کی قوم میں سے ہی نہیں تھا، بلکہ ان کا چچازاد بھائی تھا، قارون بن یصھر جو خوبصورتی کی وجہ سے منور کے لقب سے مشہور تھا، اس کی مالی حالت پہلے بہت خستہ تھی، ایک روز حضرت موسیٰؑ کی خدمت میں حاضر ہوا، کہنے لگا میرے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

لیے دعا کیجیے، انہوں نے اس کیلئے دعا فرمائی، قبولیتِ دعا کے نتیجہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کو وافر مال عطا کیا، حدیث اور تاریخ کی کتابوں میں موجود ہے کہ چالیس بڑے بختی اونٹ اس کے خزانوں کی چابیاں اٹھاتے تھے، آدمی کے پاس جب مال آجاتا ہے تو وہ اِترانے لگتا ہے، اس میں غرور آجاتا ہے اور وہ اپنی اصل حیثیت کو بھول جاتا ہے، قارون کے پاس جب مال آ گیا تو ایک دن حضرت موسیٰؑ اس کے پاس گئے اور کہا ہے کہ اپنے مال کی زکوٰۃ نکالو، کہنے لگا چل چل، میرا مال ہے، میں کیوں دوں، اکڑ میں آ گیا اور کہا کہ چلے جاؤ جہاں سے آئے ہو، صرف اتنا ہی نہیں بلکہ اس نے زکوٰۃ کے مطالبے کو اپنی توہین سمجھا، اور موسیٰؑ سے بدلہ لینے کی ٹھان لی، جیسے آج کل مال والوں یا حکام کو کوئی مولوی نصیحت کی بات کردے تو بجائے اس کے کہ صحیح بات کو تسلیم کریں، الٹا اس پر مقدمہ کردیتے ہیں، قارون نے ایک گھناؤنا منصوبہ بنایا کہ ایک فاحشہ، زانیہ اور بدکارہ عورت کو تیار کیا، ایک مرتبہ موسیٰؑ بنی اسرائیل میں وعظ فرمارہے تھے، بڑا مجمع تھا، نہایت مؤثر وعظ ہو رہا تھا، اس دوران وہ عورت اٹھ کھڑی ہوئی، جو سدھائی ہوئی تھی، اس کے پیچھے قارون کی سازش کارگر تھی، اس نے یہ دعویٰ کر دیا کہ موسیٰ نے العیاذ باللہ میرے ساتھ بدکاری کی ہے، میں یہ مثال یہ بات سمجھانے کیلئے عرض کر رہا ہوں کہ مال اور اقتدار والے جب تکبر میں آتے ہیں تو اپنے مخالفین کو کس طرح گراتے ہیں اور پھر اللہ ان کو کیسے گراتا ہے۔

حضرت موسیٰؑ صاحبِ شریعت پیغمبر تھے، ان کی مجمعِ عام میں اس قدر توہین اللہ تبارک وتعالیٰ کیسے برداشت کرسکتا تھا، فوراً حضرت جبرائیلؑ وحی لے کر حضرت موسیٰؑ کی طرف آئے اور آپ کی خدمت میں اللہ کی طرف سے یہ پیشکش کی کہ جس شخص نے آپ کے خلاف یہ سازش رچائی ہے، آپ اس کیلئے کوئی بھی بددعا فرمائیں، فوراً قبول کی جائے گی، حضرت موسیٰؑ جلالی طبیعت کے مالک تھے، انہوں نے قارون کے خلاف یہ بددعا فرمائی کہ باری تعالیٰ اس کو زمین کے اندر اس کے مال سمیت دھنسا دے، حضور نبی اکرمؐ نے فرمایا وَهُوَ يَتَجَلْجَلُ یا يَتَلَجْلَجُ، دو الفاظ ارشاد فرمائے، فِی الْاَرْضِ اِلٰی يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وہ اسی وقت اپنے مال سمیت زمین میں دھنسنا شروع ہوا اور قیامت تک زمین میں دھنستا ہی چلا جائے گا۔ اللہ کی پکڑ ایسے آتی ہے، وہ آج تک زمین میں دھنس رہا ہے اور قیامت تک دھنستا ہی چلا جائے گا، یہ تکبر کا وبال ہے۔

تکبر اور تجمل میں فرق

امام ابن کثیرؒ نے یہ روایت بیان کی ہے اور احادیث کی کتابوں میں بھی موجود ہے کہ حضور نبی اکرمؐ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کی خدمت میں ایک صحابی حاضر ہوئے، انہوں نے عرض کیا کہ میں نہا دھو کر اچھے کپڑے پہنتا ہوں، میرے دل میں کسی وقت آتا ہے کہ میں اچھے کپڑے پہنوں، اسی طرح ایک دوسرے صحابی حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں اچھے کپڑے پہنتا ہوں، اچھی سواری پر سوار ہوتا ہوں، اچھی چیزیں استعمال کرتا ہوں، کیا یہ بھی تکبر ہے؟ وہ چھوٹی چھوٹی باتوں میں تکبر کو سمجھنے کی کوشش کرتے تھے، جناب رسول اللہؐ نے فرمایا یہ تکبر نہیں ہے، بلکہ یہ تو جمال ہے، اِنَّ اللّٰہَ جَمِیْلٌ وَیُحِبُّ الْجَمَالَ یہ خوبصورتی ہے، اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔ آدمی نہا دھو کر، صاف ستھرا رہے، اچھا لباس پہنے، خدا کا شکر ادا کرے، یہ بہت بڑی نعمت ہے۔ آپ نے فرمایا تکبر یہ ہے بَطَرُ الْحَقِّ حق کا انکار کر دینا وَغَمْطُ النَّاسِ اور لوگوں کو حقیر سمجھنا شروع کر دینا۔ کپڑا پہنتا ہے تو سمجھتا ہے کہ جو میں نے پہنا ہے اور کوئی اس طرح کا نہیں پہن سکتا، میں سب سے بڑھ کر ہوں، سواری استعمال کرتا ہے تو سمجھتا ہے کہ میری سواری ہی سب سے اچھی ہے، اور کون ایسی سواری استعمال کر سکتا ہے، یہ ناشکری ہے۔ سب خدا کی دَین ہے، وہ مال دے اور کوئی اچھی چیز دے تو اس کو استعمال کرے اور اس پر خدا کا شکر ادا کرے، یہ ہے نعمت اور اس کی قدر، جبکہ اسی نعمت کو پہن کر اترانا، تکبر کرنا، دوسروں کو حقیر سمجھنا، یہ ناشکری ہے، آپ نے فرمایا اس سے بچو۔

عاجزی میں ہی بلندی ہے

تکبر شخصی بھی ہوتا ہے اور اجتماعی بھی ہوتا ہے، شخصی تکبر انفرادی طور پر مردوں اور عورتوں میں ہوتا ہے، جبکہ اجتماعی تکبر حکام اور محکموں میں ہوتا ہے، اللہ نے کسی کو صدر، کسی کو وزیر اعظم، کسی کو گورنر، کسی کو وزیر اعلیٰ بنایا ہے، یہ جو سب اسمبلی کے رکن ہیں، اللہ نے ان کو عزت دی ہے تو لوگوں کو حقیر نہیں سمجھنا چاہئے، بلکہ خدمت سمجھ کر کام کرنا چاہئے، ورنہ اللہ کی پکڑ آتی ہے، وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ (آل عمران۔۲۶) وہ جس کو چاہتا ہے عزت دیتا ہے، اور جس کو چاہتا ہے ذلیل کرتا ہے۔

بہت سے لوگ کہتے تھے ہمارا اقتدار بہت مضبوط ہے، ایک جھٹکے میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اِدھر سے اُدھر کر دیا، آج ان کا نام ونشان بھی نہیں ہے، کدھر گیا فرعون؟ قارون کدھر گیا؟ شداد کدھر گیا؟ جس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا، سب فانی ہیں، باقی رہنے والی ذات صرف خدا کی ذات ہے، جب اس بات کا یقین انسان کو آ جائے گا تو اس میں عاجزی آ جائے گی، تکبر ختم ہو جائے گا کہ انسان ایک حقیر نطفہء آب سے پیدا ہوا ہے، مٹی سے پیدا ہوا ہے اور ایک دن اس نے مٹی میں ہی مل جانا ہے، مٹی کا کام عاجزی ہے تکبر نہیں ہے، لہٰذا عاجزی اختیار کریں، اللہ تبارک

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وتعالیٰ بلندی نصیب فرمائے گا۔

الغرض! حضرت لقمانؒ نے اپنے بیٹے ساران کو فرمایا کہ لوگوں کے سامنے گال پھلا کر مت پھرو اور زمین میں اترا کر مت چلو کیونکہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ اللہ تبارک وتعالیٰ تکبر کرنے والے اور فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔

[۹] چال میں اعتدال

اور یہ فرمایا کہ وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِكَ اپنی چال میں میانہ روی یعنی اعتدال اختیار کر۔ یہ حضور نبی اکرمؐ کی سنت بھی ہے اور اسلام کی تعلیم بھی، بہت تیزی بھی اچھی نہیں ہے اور بہت سستی بھی اچھی نہیں ہے، درمیانی چال ہو اور ہر کام میں میانہ روی ہو۔ حضور نبی اکرمؐ جب چلتے تھے تو آپ میانہ روی کے ساتھ قدرے تیز چلتے تھے، عام لوگوں سے آپ کی رفتار تھوڑی تیز تھی، آپ جب چلتے تھے تو ایسے محسوس ہوتا تھا جیسے آپ زمین کی کسی ڈھلوان میں اتر رہے ہیں، سر جھکا کر چلتے تھے، پاؤں گھسیٹتے نہیں تھے، بلکہ اٹھا کر اور قدم قدرے بڑے بڑے رکھ کر چلتے تھے، یہ سنت ہے۔ ایک دفعہ حضرت علیؓ اسی طرح سنت کے مطابق چلتے ہوئے کہیں جا رہے تھے، کسی آدمی نے ان سے پوچھا حضرت! کیا آپ پر کوئی بوجھ ہے جو آپ اس طرح جھک کر چل رہے ہیں، حضرت علیؓ نے جو جواب دیا وہ بڑا تاریخی جواب ہے، انہوں نے فرمایا او پگلے! میرے اوپر تو وہ بوجھ ہے، جس کو اٹھانے سے آسمانوں اور زمین نے بھی انکار کر دیا تھا فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ۔(الاحزاب ۔۷۲) یعنی یہ مکلّف ہونے کا بوجھ ہے جو انسان نے اٹھایا ہے، جس کے اٹھانے سے پہاڑوں، آسمانوں اور زمین نے بھی انکار کر دیا تھا۔ مکلّف ہونے کا بوجھ یہ ہے کہ وہ خدا کے سامنے جواب دہ ہے، پہاڑوں، آسمانوں اور زمین نے کوئی جواب نہیں دینا، لیکن انسان اپنے ہر فعل کا جواب دہ ہے، فرمایا کہ یہ بوجھ کم ہے جس کی وجہ سے میں جھک کر اور گردن جھکا کر چل رہا ہوں، فرمایا کہ یہ اللہ کا حکم بھی ہے اور میرے نبیؐ کی سنت بھی ہے، اس وجہ سے عاجزی سے چلنا چاہئے، تکبر کے ساتھ اترا کر نہیں چلنا چاہئے۔

[۱۰] آواز بقدرِ ضرورت

حضرت لقمانؒ نے اپنے بیٹے ساران کو ایک نصیحت یہ کی کہ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ اور اپنی آواز کو پست رکھو۔ آواز کو خوامخواہ اور بے مقصد بلند کرنا اور شور شرابہ کرنا ٹھیک نہیں ہے، بعض لوگ تو مسجد نبویؐ میں حضور نبی اکرمؐ کے روزۂ اطہرؐ کے سامنے جا کر بھی شور شرابہ کرتے ہیں، اس سے آدمی کے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں، لہٰذا مقدس

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مقامات کا لحاظ رکھنا چاہئے اور عام روٹین میں بھی شور شرابے کی عادت نہیں ڈالنی چاہئے، اس سے انسان کے اپنے قریبی لوگ بیزار ہو جاتے ہیں، اگر کوئی شور شرابہ کرنے والا ہے تو اس کی بیوی بچے، ماں باپ، ہمسائے، محلے دار اور محکمے والے بیزار ہو جاتے ہیں، صرف ضرورت کی آواز ہونی چاہئے، بغیر ضرورت آوازوں کو بلند کرنا اور شور شرابہ کرنا آج کل کا کلچر بن گیا ہے، کوئی شادی ہو، کوئی خوشی کا موقع ہو تو ڈیک چلاتے ہیں اور پورے علاقے کو بیزار کر کے رکھ دیتے ہیں، بلند آوازی کو اللہ نے پسند نہیں کیا، بے مقصد آوازوں کو بلند کرنے کی مثال اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس طرح دی ہے اِنَّ اَنْکَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ بے شک آوازوں میں سے سب سے بری آواز گدھے کی ہے۔ گدھے کی آواز کو سب سے بری آواز سے کیوں تشبیہ دی ہے، حضور نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ اہل جہنم جب جہنم میں چلے جائیں گے تو وہاں ان کی آواز گدھے کی آواز جیسی ہوگی لَھُمْ فِیْھَا زَفِیْرٌ وَّشَھِیْقٌ۔ (ھود۔۱۶) ان کیلئے جہنم میں چیخنا چلانا ہوگا اور رونے کی آوازیں ہوں گی۔ زفیر گدھے کی اس آواز کو کہتے ہیں جو ابتداء میں بڑی بلند ہوتی ہے اور شہیق گدھے کی وہ آواز ہوتی ہے جو آخر میں نرم پڑ جاتی ہے۔

حضور نبی اکرمؐ نے یہ بھی فرمایا کہ جب تم مرغ کو دیکھو کہ وہ بانگ دے رہا ہے اور آواز بلند کر رہا ہے تو اس وقت اللہ کا فضل تلاش کرو، اس وجہ سے کہ اس کو فرشتہ نظر آتا ہے اور وہ اسے دیکھ کر بانگ دیتا ہے، عموماً اذانوں اور نمازوں کے اوقات میں وہ بانگ دیتا ہے، اللہ کی رحمت کا نزول اس کو نظر آتا ہے، اور فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ گدھا آواز نکال رہا ہے، ہینگ رہا ہے تو اس وقت خدا کی پناہ طلب کرو، کیونکہ اس کو شیطان نظر آتا ہے، جس کی وجہ سے وہ آواز نکالتا ہے، لہٰذا جب گدھے کے ہینکنے کی آواز آئے تو حضور نبی اکرمؐ نے تعلیم دی ہے کہ کثرت سے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھا کرو، تو یہ چپ ہو جائے گا۔

یہ وہ چند نصیحتیں تھیں جو حضرت لقمانؒ نے اپنے بیٹے ساران کو کیں، اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کی نصیحتوں کو قرآن کریم میں قیامت تک کیلئے محفوظ کر دیا اور ہمارے سامنے پیش کیا تا کہ ہم ان سے عبرت پکڑیں اور نصیحت حاصل کریں، دعا فرمائیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو ان پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

ایک اہم دینی مسئلہ

[س] اگر نماز میں جماعت کیلئے امام صاحب اور ایک مقتدی ہو تو جماعت کا ثواب ملتا یا نہیں؟

(ج) بھئی! جماعت کا ثواب ملتا ہے، ایک امام ہو اور ایک مقتدی ہو، اور کوئی موجود نہ ہو تو جن اور فرشتے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ساتھ شریک ہوتے ہیں، جماعت کا ثواب ملتا ہے۔

ملکی صورتحال اور ایک عامی کا جاندار تبصرہ

اسی ہفتے میں ہمارے ملک میں دھماکے ہوئے ہیں اور بہت سے بے گناہ آدمی مارے گئے ہیں، دعا فرمائیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی غلطیاں کوتاہیاں معاف فرمائے اور شہادت کے مرتبے پر فائز فرمائے۔ ملک کے حالات اچھے نہیں ہیں، میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا ملک میں احتساب ہو رہا ہے، اچھی بات ہے، احتساب سب کا ہونا چاہئے، لیکن سیاسی رسہ کشی نہیں ہونی چاہئے، کسی شخص اور کسی پارٹی کو نشانہ بنا کر ملک کے حالات خراب کرنا اچھی بات نہیں ہے، لوگ دو حصوں میں تقسیم ہو جائیں گے، کچھ عدلیہ کی بات کو مانیں گے، کچھ ان کی مخالفت کریں گے، اس طرح انارکی پیدا ہو گی، پہلے ماحول بناؤ پھر سب کا احتساب کرو، آج اگر نواز شریف صاحب وزارتِ عظمیٰ سے ہٹتے ہیں تو محترم ہمیں یہ بتاؤ کہ ہماری اسمبلی میں کون سا آدمی ایسا ہے جو احتساب سے بچ سکتا ہے، کوئی ایک آدمی بھی ایسا نہیں ہے۔ رات میں حجامت بنوانے کیلئے حجام کی دوکان پر گیا تو وہاں ٹی وی لگا ہوا تھا اور یہ رپورٹ پیش ہو رہی تھی کہ فلاں نے اتنا ٹیکس دیا، فلاں نے سولہ ہزار اور فلاں نے سترہ ہزار دیا، میں سن رہا تھا، اس پر وہاں ایک عامی تبصرہ کر رہا تھا، مجھے سن کر ہنسی آ گئی، اس نے بڑا جاندار تبصرہ کیا، اس نے کہا دیکھو! فلاں نے سترہ ہزار ٹیکس دیا ہے، فلاں نے چوبیس ہزار دیا ہے، فلاں نے اڑسٹھ ہزار دیا ہے، ان کے پیٹ ہیں اتنے ٹیکس دینے والے؟ اس نے کہا کہ معمولی کاروبار کرنے والے اور ایک میز کرسی کا کاروبار کرنے والے کا کتنا ٹیکس بن جاتا ہے، مگر یہ اتنے بڑے بڑے مگرمچھ بیس ہزار، تیس ہزار، لاکھ، دو لاکھ کا ٹیکس دے کر پھر بھی اسمبلی میں موجود ہیں اور پھر اس کے ممبر بھی ہیں۔

یاد رکھیں کہ ان میں سے ایک جائے گا تو دوسرا بھی ویسا ہی آئے گا، اس وقت ہمارا ملک اس کا متحمل نہیں ہے کہ بار بار آدمی تبدیل کیا جائے، ہم بین الاقوامی سازشوں کے گھیرے میں ہیں، انڈیا سر پر بیٹھا ہے، اسرائیل بھی سازشیں کر رہا ہے، امریکہ اور پاکستان مخالف جتنی لابیاں ہیں اس وقت سی پیک کو ختم کرنے کے منصوبے بنا رہی ہیں، ایسی صورت حال میں اگر ہم اپنے ملک میں ایک دوسرے کی ٹانگیں کھینچیں گے تو کمزور سے کمزور تر ہوتے چلے جائیں گے، لہٰذا سمجھنے کی ضرورت ہے، دعا فرمائیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو سمجھ نصیب فرمائے۔

دعائیہ کلمات

حافظ محمد اکرم صاحب کہہ رہے ہیں کہ میرے بیٹے کا آپریشن ہے، دعا فرمائیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کو

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

صحت اور تندرستی نصیب فرمائے، یہ صاحب کہہ رہے ہیں محمد بلال کی بیوی بیمار ہے، عا فرمائیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو بھی صحت کاملہ وعاجلہ نصیب فرمائے۔

ان کے علاوہ بھی جتنے مسلمان مرد، عورتیں، بچے، بوڑھے بیمار ہیں، جس جس قسم کی بیماری اور تکلیف میں مبتلا ہیں، پروردگار سب کو صحت کاملہ وعاجلہ نصیب فرمائے، جو پریشان حال ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ سب کی پریشانیوں کو دور فرمائے، اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو دین حق کی صحیح سمجھ نصیب فرمائے، اس پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے اور ہم سب کا خاتمہ ایمان پر فرمائے۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَن لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔

(تاریخ خطبہ جمعۃ المبارک: ۲۸، جولائی ۲۰۱۷ء)

عون الخبیر

شرح

الفوز الکبیر فی اصول التفسیر

مفسر قرآن حضرت مولانا صوفی عبدالحمید خان سواتی رحمہ اللہ کی اصول تفسیر پر ایک مایہ ناز شرح ہے، الفوز الکبیر فی اصول التفسیر امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کی اصول تفسیر پر عربی میں ایک شہرہ آفاق اور مقبول عام تصنیف ہے جس کی اردو شرح ''عون الخبیر'' کے نام سے ۱۳۷ صفحات پر مشتمل ۲۰۰۵ء میں شائع ہو کر منظر عام پر آئی ہے، اگر یہ کہا جائے کہ اردو زبان میں الفوز الکبیر کی اتنی تفصیلی اور ضخیم شرح پہلی بار شائع ہوئی ہے تو یہ مبالغہ نہ ہوگا، یہ اصل میں حضرت صوفی صاحبؒ کی وہ تقریر ہے جو طلباء کرام کو پڑھاتے وقت ٹیپ ریکارڈ میں محفوظ کر لی گئی تھی جسے بعد میں صفحۂ قرطاس پر منتقل کر کے اہل علم، طلباء و معلمین کے استفادہ کیلئے ادارہ نشر واشاعت جامعہ نصرۃ العلوم نے شائع کیا ہے۔ الفوز الکبیر صدیوں سے تمام مدارس اسلامیہ کے نصاب تعلیم میں شامل ہے، اس کی شرح کی اشاعت کو اہل علم کے ہاں بے حد قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مولانا محمد فیاض خان سواتی

خاطرات

شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہ کو اللہ کریم نے اپنے خصوصی فضل و کرم سے محبوبیّتِ عامہ اور کراماتِ مفیدہ سے نوازا تھا، میرے والدِ ماجدؒ ان کے شاگرد اور مرید بھی تھے، انہوں نے ہمیں ان کے متعدد واقعات سنائے، جن میں سے آج دو مختصر سے واقعات احبابِ کرام کی خدمت میں بھی پیش کئے جاتے ہیں۔

(۱) سن 1941ء میں جب ہم دار العلوم دیوبند میں دورہ حدیث کے لئے داخل ہوئے تو ہم نے وہاں یہ مشاہدہ کیا کہ حضرت مدنیؒ جب کبھی دار العلوم سے باہر تشریف لے جاتے تو بازاروں اور راستوں میں مسلمان تو کجا غیر مسلم بھی اپنے گھروں اور دکانوں سے اٹھ اٹھ کر انہیں سلام اور سلیوٹ کرتے تھے، یہ محبوبیّتِ عامہ تھی جو مولیٰ کریم کی طرف سے انہیں عطاء تھی۔

ے ایں سعادت بزورِ بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

(۲) ایک مرتبہ ہم ان سے بخاری شریف کا سبق پڑھ رہے تھے کہ دار الحدیث میں ایک ہندو اپنے چھوٹے بچے کو اٹھائے ہوئے داخل ہوا، جسے ایک بچھو نے ڈسا تھا، بچہ کی چیخ و چنگاڑ نے سب لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کر لیا اور اس کی وجہ سے سبق کچھ دیر کے لئے رک گیا، اس دوران اس ہندو نے دست بستہ ہو کر حضرت مدنیؒ کو یوں مخاطب کیا کہ ”میاں جی میرا یہ بچہ بچھو کے ڈنگ مارنے سے شدید درد و تکلیف سے تڑپ رہا، برائے مہربانی آپ اسے پھونک مار دیں۔“

حضرت مدنیؒ نے شرکاءِ دورہ حدیث سے فرمایا کہ انہیں آگے آنے کا راستہ دیں، طلبہ کرام نے فوراً راستہ بنایا اور وہ ہندو اپنے بچے کو لے کر حضرت کی مسندِ حدیث کے قریب دوزانو ہو کر بیٹھ گیا، حضرت نے کچھ پڑھ کر اس بچے کو دم کیا، اور وہ ہندو اپنے بچے کو لے کر واپس ہوا، ابھی وہ دار الحدیث سے باہر بھی نہ نکلنے پایا تھا کہ وہ بچہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جو آتے ہوئے سخت تکلیف سے کلبلا رہا تھا، جاتے ہوئے کھلکھلا کر ہنسنے لگا، ہم نے حضرت کی اس کرامت کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا۔

5 دسمبر سن 1957ء میں حضرت مدنیؒ کی رحلت ہوئی، اللہ کریم غریقِ رحمت فرمائے، اسی مناسبت سے آج ان کی یاد میں یہ دو واقعات نقل کر دیئے، جو صدری ہیں، شاید کسی کتاب میں نہ مل سکیں۔

بنام مہتمم صاحب دارالعلوم دیوبند

تمہید! ''حضرات شیخین کریمینؒ کے دارالعلوم دیوبند سے دورہ حدیث شریف کے رزلٹ کے حصول کے سلسلہ میں فقیر پُر تقصیر کافی عرصہ جستجو میں رہا، لیکن کوششِ بسیار کے باوجود کوئی کامیابی نہ ہو سکی، حضرت مولانا محمد افضال خان اشرفی حفظہ اللہ تعالیٰ جامعہ اشرفیہ لاہور کو اللہ کریم جزائے خیر سے نوازے کہ گزشتہ دنوں ان کی وساطت اور سعی جمیل سے یہ رزلٹ پی ڈی ایف کی صورت میں حاصل ہوا، جو ان کے شکریہ کے ساتھ احبابِ کرام کے لئے بطورِ تبرک اور تاریخ کے ریکارڈ میں محفوظ کرنے کے لئے شائع کیا جا رہا، البتہ اس لسٹ میں جن اسباق کے اساتذہ کرام کے بارہ میں دارالعلوم دیوبند کے محافظ خانہ نے تفصیل یا لاعلمی اور خاموشی کا اظہار فرمایا ہے، ان کے ریکارڈ کی درستگی کے لئے فقیر اپنی آئندہ پوسٹ میں ان کے نام اور وجہ بھی شائع کر کے دارالعلوم دیوبند کے محافظ خانہ کی خدمت میں پیش کر دے گا، ان شاءاللہ تعالیٰ، جو حضرت والدِ ماجدؒ نے اسی دور میں عربی تحریر سے اپنی ذاتی ڈائری کے اوراق میں محفوظ کیا ہوا تھا۔''

اسلام علیکم، امید ہے کہ آنجناب خیریت سے ہوں گے، گزارش تھی کہ حضرت مولانا صوفی عبدالحمید خان صاحب اور حضرت مولانا سرفراز خان صفدر کی سن فراغت 42-1941 کی ہے ان حضرات کا ریکارڈ درکار ہے بالخصوص اساتذہ کی فہرست۔ جزاک اللہ خیرا

دعا گو۔ مولوی محمد افضال خان اشرفی

جامعہ اشرفیہ لاہور

جواب!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت والا! زید مجدکم

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرض خدمت ہے کہ منسلکہ درخواست میں مطلوب ممکنہ معلومات حسب ذیل ہیں :

(ا) ریکارڈ کے مطابق جناب مولانا عبدالحمید صاحب ولد جناب نور احمد صاحب ساکن: کڑمنگ بالا، ڈاک خانہ بٹل، ضلع ہزارہ (سرحد) کی فراغت ۱۳۶۱ھ میں ہوئی ہے۔

دورۂ حدیث شریف کے امتحان سالانہ میں حاصل کردہ نمبرات اور اساتذۂ کرام کے اسمائے گرامی مندرجہ ذیل ہیں:

نمبر شمار	کتب امتحان	حاصل کردہ نمبرات	اسمائے گرامی اساتذۂ کرام
۱	بخاری شریف	۴۵	حضرت مولانا اعزاز علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
۲	مسلم شریف	۴۷	معلوم نہ ہوسکا
۳	ترمذی شریف	۴۶	حضرت مولانا اعزاز علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
۴	ابوداؤد شریف	۴۶	معلوم نہ ہوسکا
۵	ابن ماجہ شریف	۴۹	حضرت مولانا ریاض الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ
۶	شمائل ترمذی	۴۰	حضرت مولانا اعزاز علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
۷	نسائی شریف	۵۰	حضرت مولانا عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ
۸	طحاوی شریف	۴۵	حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ
۹	موطا امام مالک	۴۲	حضرت مولانا محمد ادریس صاحب رحمۃ اللہ علیہ
۱۰	موطا امام محمد	۴۴	حضرت مولانا ظہور احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ
۱۱	قرأت	۴۱	
۱۲	فوائد مکیہ	۴۳	
۱۳	ورزش	۴۲	

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

(۲) ریکارڈ کے مطابق جناب مولانا سرفراز خان صفدر صاحب ولد جناب نور احمد صاحب ساکن: کڑمنگ بالا، ڈاک خانہ بٹل، ضلع ہزارہ (سرحد) کی فراغت ۱۳۶۱ھ میں ہوئی ہے۔

دورۂ حدیث شریف کے امتحان سالانہ میں حاصل کردہ نمبرات اور اساتذۂ کرام کے اسمائے گرامی مندرجہ ذیل ہیں:

نمبر شمار	کتب امتحان	حاصل کردہ نمبرات	اسمائے گرامی اساتذۂ کرام
۱	بخاری شریف	۴۶	حضرت مولانا اعزاز علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
۲	مسلم شریف	۴۶	معلوم نہ ہوسکا
۳	ترمذی شریف	۴۰	حضرت مولانا اعزاز علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
۴	ابوداؤد شریف	۴۲	معلوم نہ ہوسکا
۵	ابن ماجہ شریف	۴۲	حضرت مولانا ریاض الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ
۶	شمائل ترمذی	۴۱	حضرت مولانا اعزاز علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
۷	نسائی شریف	۴۹	حضرت مولانا عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ
۸	طحاوی شریف	۴۵	حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ
۹	موطا امام مالک	۴۵	حضرت مولانا محمد ادریس صاحب رحمۃ اللہ علیہ
۱۰	موطا امام محمد	۴۵	حضرت مولانا ظہور احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ
۱۱	قرأت	۴۴	
۱۲	فوائد مکیہ	۴۵	
۱۳	ورزش	۴۲	

والسلام عبدالسلام قاسمی

محافظ خانہ دارالعلوم دیوبند

۱۴۴۴/۵/۶ھ = ۲۰۲۲/۱۲/۱ء

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بنام مہتمم صاحب دارالعلوم دیوبند

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرات شیخین کریمین ؒ کا ریکارڈ محافظ خانہ دارالعلوم میں مکمل درج نہیں ہے، اس سلسلہ میں جناب سے تکمیل وتصحیح کی عاجزانہ درخواست ہے، ذیل میں والدِ ماجد ؒ کی ''ذاتی ڈائری'' کے تین صفحات جو کہ عربی میں ہیں، وہ پیشِ خدمت ہیں، ان تینوں صفحات کا میں نے اردوخواں حضرات کی سہولت کے لئے اردو ترجمہ کر دیا ہے اور یہ ماہنامہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کی خصوصی اشاعت ''مفسرِ قرآن نمبر'' میں مطبوعہ ہے۔

ساتھ والدِ ماجدؒ کی تحریر جو کہ ان کی کتاب ''مباحث کتاب الایمان مع تسہیل وتوضیح مقدمہ صحیح مسلم'' کے تین صفحات بھی پیشِ خدمت ہیں۔

نیز والدِ ماجدؒ کی تحریر ''مقدمہ خطبات صدارت شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی ؒ'' کا ایک صفحہ بھی پیشِ خدمت ہے، جس میں حضرت مدنی ؒ کے اسباق پڑھانے کا انداز، ٹائم اور طرز اخبار وتحدیث کا ذکر خیر بھی ہے۔

امید ہے کہ آنجناب محافظ خانہ میں یہ باتیں ریکارڈ میں درج کرنے کا حکم فرمائیں گے، اس اندراج سے اس سال فراغت حاصل کرنے والے تمام علماء کرام کا ریکارڈ بھی مکمل ہو جائے گا اور بہت سوں کا بھلا ہو جائے گا۔

دعواتِ صالحات میں یاد رکھنے کی التماس ہے۔

والسلام مع الاکرام

ازاحقر محمد فیاض خان سواتی

مہتمم جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ، پاکستان

9 دسمبر 2022ء

شیخین کریمینؒ کے دورہ حدیث شریف کا مکمل ریکارڈ

(آپ نے 1941ء میں دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا، داخلہ کا امتحان حضرت مولانا محمد ابراہیم بلیاویؒ نے لیا، انہوں نے شرح عقائد، ہدایہ اخیرین اور مشکوٰۃ شریف کا امتحان لیا، جس میں آپؒ نے کامیابی حاصل کی۔)

حضرت صوفی صاحبؒ اپنی ذاتی ڈائری میں لکھتے ہیں:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

(13) ''اور اس کے بعد میں مشرق کے عظیم جامعہ ''دار العلوم دیو بند'' میں 1360ھ (کے اواخر) میں حدیث پڑھنے کے لیے گیا، وہاں میں نے استاذ الجلیل الفقیہہ شیخ الادب مولانا محمد اعزاز علیؒ سے سنن ابی داوٗد، شمائل ترمذی اور ترمذی شریف جلد ثانی پڑھی اور وہ تعریف سے مستغنی ہیں۔'' (اسی سال دوران تعلیم حضرت مدنیؒ کی گرفتاری کا معاملہ پیش آ گیا، حضرت مدنیؒ کی گرفتاری کے بعد ان کے بقایا اسباق بھی مولانا اعزاز علیؒ سے پڑھے یعنی بخاری شریف جلد اول کتاب الصلوٰۃ سے آخر تک، بخاری شریف جلد ثانی کتاب التفسیر سے آخر تک اور ترمذی شریف جلد اول کتاب الصلوٰۃ باب رفع الیدین فی الصلوٰۃ سے آخر تک۔

حضرت مولانا اعزاز علیؒ شیخ الادب والفقہ کے القاب سے معروف تھے، آپ کمبوہ خاندان سے تعلق رکھتے تھے اور نہایت بارعب انسان تھے، وقت کی پابندی میں ان کی نظیر نہیں پائی جاتی، آپ شیخ الہندؒ کے ممتاز تلامذہ میں سے تھے اور 45 سال تک دار العلوم دیو بند میں مدرس، صدر مدرس، ناظم تعلیمات اور مفتی کے عہدوں پر خدمات انجام دیتے رہے اور 1374ھ میں جان جانِ آفرین کے سپرد کی۔)

(14) ''میں نے استاذ مولانا (سید) عبد الحق پشاوری المشہور ''میاں نافع گلؒ'' (کاکا خیل) سے نسائی شریف پڑھی۔''

(حضرت مولانا عبد الحق نافع گلؒ صوبہ سرحد کے رہنے والے سید خاندان کے چشم و چراغ تھے، شیخ الہندؒ اور علامہ انور شاہؒ کے نمایاں شاگردوں میں سے تھے، آپ نے 1393ھ میں وفات پائی۔)

(15) ''میں نے طحاوی شریف استاذ مولانا مفتی محمد شفیع دیو بندیؒ سے پڑھی۔''

(آپؒ دار العلوم دیو بند کے مفتی اور مدرس تھے، قیامِ پاکستان کے بعد مفتی اعظم پاکستان کے لقب سے معروف ہوئے، ''معارف القرآن'' کی صورت میں ایک مایہ ناز قرآن کریم کی تفسیر لکھی، کراچی میں ایک دینی مدرسہ دار العلوم کے نام سے قائم فرمایا جو غالباً رقبہ کے لحاظ سے پاکستان کا سب سے بڑا مدرسہ ہے آپ اس کے بانی، صدر اور مہتمم تھے، علامہ انور شاہؒ اور علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کے اجل تلامذہ میں سے تھے، 1396ھ میں آپ نے کراچی میں انتقال فرمایا۔)

(16۔17) ''اور سنن ابن ماجہ (کا کچھ حصہ) پہلے شیخ مفتی مولانا ریاض الدینؒ سے پڑھا، پھر ان کے بیمار ہو جانے کے بعد ابن ماجہ کا (کچھ حصہ) استاذ کبیر، رئیس المناظرین وقدوۃ المبلغین مولانا ابوالوفا شاہجہانپوریؒ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سے پڑھا۔'' (مولانا مفتی ریاض الدینؒ بھی حضرت شیخ الہندؒ کے نمایاں شاگردوں میں سے تھے، بجنور کے رہنے والے اور نہایت متقی، پرہیزگار استاذ تھے، آپ دار العلوم دیوبند میں عرصہ دراز تک مدرس اور مفتی رہے، آپ کی وفات 1356ھ میں ہوئی۔)

مولانا ابوالوفاؒ، علامہ محمد انور شاہؒ اور مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ کے خصوصی تلامذہ میں سے تھے، بے مثل خطیب، اعلیٰ درجے کے مدرس اور زبردست مناظر تھے، آپ نے قادیانیوں اور رضاخانیوں سے کئی مناظرے کئے، شعروشاعری کا شوق بھی رکھتے تھے، تخلص عارف تھا، آپ کی وفات 1400ھ میں ہوئی۔)

(18) ''میں نے مؤطا امام مالکؒ استاذ، ادیب اور شیخ التفسیر مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ سے پڑھا۔''

(حضرت مولانا محمد ادریسؒ، علامہ محمد انور شاہؒ، مولانا اشرف علی تھانویؒ اور علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کے نمایاں شاگردوں میں سے تھے، آپ والد کی طرف سے صدیقی اور والدہ کی طرف سے فاروقی ہیں، قیام پاکستان کے بعد جامعہ اشرفیہ لاہور میں شیخ الحدیث والتفسیر کے منصب پر فائز ہوئے، آپ نے تدریس کے ساتھ ساتھ تقریباً ایک سو کتب بھی تصنیف فرمائیں، سیرۃ مصطفیٰؐ آپ کی کتاب علمی حلقوں میں بہت معروف ہے، 1394ھ میں آپ نے وفات پائی۔)

(19) ''اور مولانا ظہور الحق (علامہ ظہور احمد) دیوبندیؒ سے میں نے مؤطا امام محمد ابن حسن الشیبانیؒ پڑھا۔''

(علامہ ظہور احمدؒ علامہ انور شاہؒ کے نمایاں شاگردوں میں سے تھے اور حضرت شیخ الہندؒ سے بیعت تھے، آپ عثمانی خاندان سے تعلق رکھتے تھے اور 45 سال تک تدریس کا فریضہ انجام دیتے رہے اور 1963ء میں واصل بحق ہوئے۔)

(20) ''اور میں نے تجوید میں ''الفوائد المکیہ'' اور ''تحفۃ الاطفال'' استاذ قاری اعزاز احمد المشہور احمد میاں ابن مولانا اعزاز علیؒ سے پڑھی اور قرآن کریم کے کچھ حصہ کی تجوید (مشق) بھی ان سے کی۔''

(21) ''اور میں نے امام مسلمؒ کی جامع (مسلم شریف) شیخ المعقول والمنقول مولانا محمد ابراہیم بلیاویؒ سے پڑھی، جو یگانہ روزگار تھے اور وصف سے مستغنی ہیں۔''

(علامہ بلیاویؒ حضرت شیخ الہندؒ کے اجل تلامذہ میں سے تھے، غلام کبریا آپ کا تاریخی نام تھا، انصاری برادری سے تعلق رکھتے تھے اور اپنے دور میں اہلِ علم کے ہاں جامع المعقول والمنقول کے لقب سے یاد کیے جاتے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تھے، آپ دارالعلوم دیوبند میں چالیس سال کا طویل عرصہ مدرس رہے اور پھر صدر مدرس کے عہدہ پر بھی فائز رہے، آپ کی ولادت 1304ھ میں ہوئی۔)

(14) ''اور میں نے (1361ھ بمطابق 1941ء میں) جامع صحیح للامام الھمام بخاریؒ (بخاری شریف جلد اول کتاب الصلوٰۃ تک اور جلد ثانی کتاب التفسیر تک) اور امام ترمذیؒ کی جامع ترمذی کی پہلی جلد (بحث رفع الیدین فی الصلوٰۃ تک) دورِ حاضر کے محقق، استاذ العرب والعجم، شیخ الشرق والغرب، یگانہء روزگار، ہند کے باہوش راہنما، دین اور سیاست حقہ کے کبار، میری آنکھوں نے ان جیسا ہند کی سرزمین میں نہیں دیکھا اور میں گمان رکھتا ہوں کہ مصر، حجاز، شام، افغانستان، ایران، ترکی اور ان کے علاوہ دیگر ممالک اسلامیہ میں بھی ان جیسا علم میں متبحر، الٰہی خوشبو کا مجموعہ، اخلاق نبوی کا پیکر، سیاست حقہ کا ماہر، کمینی دنیا اور اس کی لذتوں سے بے رغبت، کثیر مہمانی والا اور جود وسخا والا نہیں ہوگا، ہمارے آخری دور میں تقویٰ، شجاعت، اور تزکیہ کی انتہاء ان تک پہنچتی ہے، اس دور میں وہ علماء اسلام میں افضل، علم، عمل، زہد، کرامت، جود وسخا اور حق صریح کے بیان میں فرنگی ظالم کے سامنے کڑوی بات کے جرم میں متعدد بار قید و بند رہے، وہ میرے شیخ، میرے مولیٰ، میرے استاذ، میرے مرشد اور قیامت کے دن میرے لیے وسیلہ، علامہ، فقیہہ، حاذق، مشہور محدث، اللہ کی راہ میں اس کی رضا کے لیے مجاہد، سید، غازی مولانا حسین احمد المہاجر المدنیؒ ہیں، لگا تار ان کے فیوض و برکات مسترشدین کے سروں پر جاری رہیں اور اللہ تعالیٰ مجھے ان کے گروہ میں شامل فرمائے آمین آمین۔''

(شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ دارالعلوم دیوبند کے صدر مدرس اور شیخ الحدیث تھے، آپ برصغیر پاک و ہند کی ایک معروف اور ہر دلعزیز علمی، روحانی اور سیاسی شخصیت تھے، عرصہ دراز تک آپ جمعیۃ علماء ہند کے صدر رہے اور انگریز کو برصغیر سے نکالنے میں آپ نے فعال کردار ادا کیا، جس کے لیے انہوں نے بے پناہ مصائب اور بھی برداشت کیے، مختلف اوقات میں تقریباً دس سال جیلوں کی سلاخوں کے پیچھے بند رہے، مالٹا کے جزیرہ میں بھی اپنے استاذ شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن دیوبندیؒ کے ساتھ تقریباً چار سال مصائب جھیلتے رہے، صیابرمتی جیل میں آپ کو دو ماہ کھڑی بیڑیوں کی سزا بھی دی گئی لیکن آپ کے پائے استقلال میں ذرہ بھر بھی لغزش نہ آئی اور اپنے مشن پر ڈٹے رہے، دارالعلوم دیوبند میں آپ کے دور میں جتنے کثیر علماء کرام نے دورہ حدیث شریف کی تعلیم حاصل کی اور آپ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا وہ دارالعلوم دیوبند کی تاریخ کا ایک نمایاں حصہ ہے، آپ شیخ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

الہندؒ کے اجل تلامذہ میں سے تھے اور ان کے مشن میں ان کے جانشین بھی تھے، بیعت کا تعلق توفقیہہ العصر حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ سے تھا لیکن آپ کی تربیت سید الطائفہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ نے بطور خاص کی تھی، آپ نے تقریباً اٹھارہ برس گنبد خضریٰ کے سائے میں قرآن وحدیث اور علوم وفنون کی تعلیم دی اور عرب وعجم کے لوگوں نے آپ سے استفادہ کیا اور 1377ھ میں آپ ہندوستان میں واصل بحق ہوئے۔)''

نوٹ۔ والدِ ماجدؒ نے بتایا تھا کہ دارالعلوم میں جسمانی ورزش بھی باقاعدہ نصاب میں داخل تھی اور اس کا بھی امتحان ہوتا تھا، جسمانی ورزش کے مختلف شعبوں میں سے ہم دونوں بھائیوں نے ''گتکابازی'' میں حصہ لیا تھا، ریکارڈ میں جو نمبر ہیں، یہ اسی کے ہیں، نیز یہ بھی ملحوظ رہے کہ بریکٹ میں موجود تمام عبارات فقیر کی وضاحت ہیں۔''

(نوٹ! یہ مضمون بوساطت مولانا محمد افضال خان اشرفی صاحب دارالعلوم دیوبند بھیج دیا گیا ہے۔)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی صحیح مسلم میں ان الفاظ کے ساتھ منقول ہے۔

" مَنْ سَتَرَ مُسْلِماً سَتَرَهُ اللّٰهُ فِی الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ "

''جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی، اللہ اس کی دنیا اور آخرت میں پردہ پوشی فرمائیں گے۔''

سیاسی مخاصمت کی وجہ سے کسی کی بیہودہ گفتگو کی آڈیو یا وڈیو لیکس کی تشہیر میں حصہ دار نہیں بننا چاہئیے، اس سے معاشرہ میں برائی پھیلتی ہے اور معصوم اذہان بھی متاثر ہوتے ہیں، بلکہ اس پر احتجاج کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ عدلیہ اور ذمہ دار محکموں پر زور ڈالا جائے کہ وہ ایسے واقعات کی غیر جانبدارانہ تحقیق کے بعد اگر کوئی مجرم ثابت ہو تو اسے ملکی قانون کے تحت کڑی سزا دی جائے اور اگر مجرم ثابت نہ ہو تو پھر میڈیا پر ایسی باتیں نشر کرنے پر پابندی عائد کی جائے اور خلاف ورزی کرنے والوں کو بھی سزا سے دوچار کیا جائے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مولانا محمد فیاض خان سواتی

وفیات

(۱) گزشتہ ماہ مولانا محمد یعقوب قصوری فاضل جامعہ نصرۃ العلوم شوگر کے مرض میں مبتلا رہنے کے بعد ہندال ضلع قصور میں انتقال کر گئے، مرحوم سن ۱۹۸۵ء میں جامعہ سے فارغ ہوئے اور کافی عرصہ اردو بازار گوجرانوالہ میں مکتبہ حنفیہ بھی چلاتے رہے ہیں۔ یہ تین بھائی جامعہ نصرۃ العلوم کے فضلاء میں سے ہیں۔

(۲) مولانا حمید الرحمٰن آف آلائی ضلع بٹگرام فاضل جامعہ نصرۃ العلوم گزشتہ ماہ سفر عمرہ کے دوران حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گئے ہیں، ان کی نماز جنازہ وہیں ادا کی گئی۔ مرحوم نے سن ۱۹۷۴ء میں دورہ حدیث کیا تھا۔ ان کے ساتھ اس وقت ان کے چھوٹے بھائی مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی المعروف ''نکا مولوی'' بھی درجہ رابعہ میں زیر تعلیم تھے، جو آج کل جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی میں شیخ الحدیث کے منصب پر فائز ہیں۔

(۳) خطیب اسلام حضرت مولانا قاری محمد اجمل خانؒ کی صاحبزادی اور مولانا محمد امجد خان کی ہمشیرہ بھی گزشتہ ماہ لاہور میں انتقال کر گئی ہیں۔

☆ ہم ان تمام خاندانوں سے تعزیت کرتے ہیں اور قارئین کرام سے ان کے حق میں دعائے مغفرت کی درخواست کرتے ہیں، اللہ کریم ان تمام کی غلطیوں، کوتاہیوں کو درگزر فرما کر جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے، آمین یارب العالمین (فیاض)

روس کے صدر ولادیمیر پیوٹن کی طرف سے ملک میں ہم جنس پرستی کے حوالے سے پابندیوں کا اعلان خوش آئند اور لائق تحسین ہے۔ انسانی شرافت اور خاندانی نظام کے تحفظ کیلئے تمام ممالک بالخصوص مسلم حکومتوں کو ایسا کرنا چاہیئے۔

حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم --- ❁ --- مولانا محمد فیاض خان سواتی

ماہنامہ نصرۃ العلوم کی اٹھائیسویں جلد کا آغاز

ماہنامہ نصرۃ العلوم کا آغاز نومبر ۱۹۹۵ء میں ہوا تھا جو اللہ رب العزت کے خصوصی فضل وکرم اور آپ حضرات کی پر خلوص دعاؤں کے نتیجہ میں یہ اپنی ستائیسویں جلد مکمل کر کے اٹھائیسویں جلد کا آغاز کر چکا ہے اور اس کا پہلا شمارہ آپ کے ہاتھوں میں ہے، ہم تمام قارئین کرام کو ادارہ کی طرف سے مبارکباد پیش کرتے ہیں اور اللہ رب العزت کے حضور دعا گو بھی ہیں کہ وہ ہمارے جملہ دینی، دنیاوی، انفرادی اور اجتماعی حالات پر رحم فرمائے، عالمِ اسلام عموماً اور اہلیان پاکستان خصوصاً جن دگرگوں اور مصائب سے لبریز حالات سے گزر رہے ہیں ان کو صفحۂ قرطاس میں منتقل کرنا ممکن نہیں ہے، صرف اتنا عرض ہے کہ اصلاحِ حال کے عمل کا آغاز فرد سے ہوتا ہے پھر کہیں جا کر حکومت وریاست کے حالات درست ہوتے ہیں، اللہ رب العزت ہمیں انفرادی اور اجتماعی طور پر اپنے جملہ حالات کو قرآن وسنت اور شریعت اسلامیہ کے مطابق درست کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

نئی جلد کے آغاز پر ہم تمام قارئین کرام ماہنامہ نصرۃ العلوم کی خدمت میں درخواست پیش کرتے ہیں کہ وہ اپنی خلوت وجلوت کی پرخلوص دعوات میں مسلمانانِ عالم کیلئے دست بدعا رہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اقوامِ عالم پر فوقیت عطا فرمائے اور پستی کی ذلت سے نکال کر بلندیوں تک پہنچائے اور ہم سب کو اپنی اصلاح کی توفیق سے بھی نوازے۔

نیز ماہنامہ نصرۃ العلوم کی پوری ورک ٹیم کے لئے بھی نیک دعاؤں کی درخواست ہے، احقر اس کی ایڈیٹنگ، ترتیب کے علاوہ وفیات، خاطرات اور شوقِ مطالعہ کے مستقل سلسلوں کو تحریر کرتا ہے، جبکہ جامعہ کے صدر مدرس، ناظم تعلیمات، جانشین امام اہل السنۃ مفکر اسلام شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا علامہ زاہد الراشدی صاحب حالات وواقعات اور ایک دوسرا خطابی مضمون مستقل تحریر فرماتے ہیں، مولانا حافظ محمد حذیفہ خان سواتی احقر کا ایک جمعہ کا خطاب ضبط وتحریر کرتا ہے، حافظ محمد خزیمہ خان سواتی کمپوزنگ اور ڈیزائننگ کرتا ہے، مولانا عنایت اللہ چترالی پروف ریڈنگ، مولانا عبدالرزاق خان ڈیروی طباعت اور مولانا شعیب قیصر پسروری اس کی ترسیل کی ذمہ داری انجام دیتے ہیں۔ اللہ رب العزت ان تمام حضرات کی خدمات کو قبول فرمائے اور دنیا اور آخرت کی جملہ بھلائیاں نصیب فرمائے، آمین یارب العالمین۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com